بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مسلک اہل حدیث کا داعی

جلد: 46

۲۲ تا ۲۸ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ 10 تا 16 جولائی 2015ء

شمارہ: 27

صبر و استقامت، ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ!

رمضان المبارک

- اعتکاف.... فضائل، احکام و مسائل
- دعا..... فضائل و آداب

کراچی

ایم کیو ایم تین عشروں سے شہر کا امن غارت کیے ہوئے ہے۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

قرآن و سنت کی روشنی میں

- ماہِ رمضان کے علاوہ اعتکاف کرنا.....؟!
- اعتکاف اور خواتین.....؟!
- معتکف پر پابندیاں.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

خصوصیاتِ رمضان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ (البقرۃ)

''ماہ رمضان وہ ہے کہ جس میں قرآن نازل کیا گیا' جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں رہنمائی اور حق و باطل میں تمیز کی واضح نشانیاں ہیں۔ تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے۔''

گزشتہ درس میں ایک تجارت کا ذکر کیا گیا تھا جو اللہ اور بندہ مومن کے درمیان طے پائی ہے جس میں بندہ مومن اپنی جان و مال کے عوض اللہ تعالیٰ سے جنت کا سودا کرتا ہے اسی تجارت کے عوض بندہ مومن میں جو صفات پیدا ہوتی ہیں انہیں میں سے ایک روزے رکھنا ہے:

﴿اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ﴾ (التوبۃ)

''وہ ایسے ہیں جو توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (راہ حق میں سفر کرنے والے)، رکوع اور سجدے کرنے والے ہیں۔''

رمضان المبارک مسلمان کے لیے نیکیوں کا ایک موسم بہار ہے جس کا ہر ہر لمحہ اس قدر قیمتی ہے کہ اگر اس سے استفادہ کرتے ہوئے مسلمان اپنے لیے مغفرت کا سامان نہ کرے تو وہ نبی کریم ﷺ کی بددعا کی زد میں آجاتا ہے۔ رمضان المبارک اپنی بے شمار خصوصیات کی بنا پر دوسرے مہینوں اور دوسری عبادات سے متمیز ہے مثلاً: ① روزہ دار کے منہ سے نکلنے والی ہوا اللہ کے ہاں کستوری سے بھی زیادہ خوشبودار ہے۔ ② روزہ دار کو بے حد و حساب اجر سے نوازا جاتا ہے۔ ③ روزہ دار کے لیے اللہ کے مقرب فرشتے اپنے رب سے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں جب تک روزہ دار روزہ افطار نہیں کر لیتا۔ ④ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آجاتی ہے، رحمت اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں جبکہ جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے۔ ⑤ سرکش اور سردار شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے تاکہ وہ اللہ کے بندوں کے دلوں میں وساوس پیدا نہ کریں۔ ⑥ اس مہینہ میں ایک ایسی رات بھی ہے جس میں کی جانی والی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ ⑦ رمضان کی آخری رات بھی روزہ داروں کے لیے مغفرت کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ⑧ رمضان کی ہر رات آواز لگائی جاتی ہے کہ ''ہے کوئی اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف رجوع کریں، ہے کوئی بخشش کا طلب گار کہ اسے بخش دیا جائے، ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا کو شرف قبولیت بخشا جائے اور ہے کوئی سوالی کہ اس کی حاجت کو پورا کیا جائے۔''

اس کے علاوہ رمضان المبارک بے شمار خصوصیات ہیں جن کا تقاضا ہے کہ مسلمان اس مہینہ کی قدر و منزلت کے احترام میں لہو لعب سے گریز کرے اور سعادت کی راہوں پر چل کر اپنے لیے مغفرت کا سامان کرے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

اعتکاف

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَعْتَكِفُ العَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.] (متفق علیہ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر لیا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی بیویاں اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں۔'' (بخاری، مسلم)

اعتکاف نفلی عبادت ہے مگر رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی کے آخری رمضان تک ہر سال دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور جس سال اس دنیا سے رحلت فرماتے ہیں اس سال آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ اس نفلی عبادت کا ثواب بہت زیادہ ہے اس لئے کہ انسان اپنے سارے کام اور ساری مصروفیات کو چھوڑ کر اللہ کے گھر میں اللہ سے راز و نیاز کرنے کے لئے گوشۂ تنہائی کو اختیار کر لیتا ہے جس کا ثواب ایک حج اور عمرے کے برابر ملتا ہے۔ اعتکاف کی حالت میں کسی ضروری حاجت کے علاوہ مسجد سے باہر جانے کی اجازت نہیں، زیادہ وقت اپنی اعتکاف کی جگہ پر گذارے۔

اعتکاف کی نیت کرنے والا اکیسویں رات کو مسجد میں آجائے رات مسجد میں گذار کر نماز فجر کے بعد اپنے خیمے میں آجائے۔ دنیاوی باتوں سے بچے۔ اعتکاف کرنے والا اگر صفائی کی غرض سے غسل کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے بار بار غسل کرنے سے گریز کرے، رسول اکرم ﷺ اپنی زندگی میں ہر سال اعتکاف بیٹھتے تھے۔ آپ ﷺ کے بعد امہات المومنین اعتکاف کرتی رہیں۔ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کی زندگی میں بھی اعتکاف کرتی تھیں مگر آپ ﷺ کی وفات کے بعد وہ باقاعدہ اعتکاف کرتی تھیں، اس سے معلوم ہوا، اگر عورتیں بھی اعتکاف کرنا چاہیں تو انہیں اجازت ہے۔

اعتکاف کے لئے روزہ اور مسجد شرط ہے۔ یعنی روزے کی حالت میں مسجد میں اعتکاف کیا جائے، عورتیں بھی مسجد میں اعتکاف بیٹھیں عورتوں کو گھروں میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت نہیں، اس لئے کہ امہات المومنین مسجد میں اعتکاف کیا کرتی تھیں۔

رمضان المبارک اور قرآن حکیم!

نبی مکرم ﷺ نے ماہ رمضان المبارک کی عظمت و برکات اور فضائل و مناقب کئی انداز سے بیان فرمائے ہیں۔ اس مہینہ میں ایمان واحتساب کے ساتھ دن کو روزہ رکھنا اور رات کو قیام کرنا دخول جنت کا ذریعہ اور سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے۔ رمضان کے فضائل میں یہ بھی آیا ہے کہ اس میں اسلام کے جملہ اصول اور نیکی کے کام جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اس میں فرائض بھی ہیں اور نوافل بھی۔ اس میں صدقات اور مال کی زکوٰۃ کا موقع بھی ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ جسے عمرہ کی توفیق دے اس کا ثواب حج کے برابر ہے۔ اس مہینے میں شیطان پر وہ دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں جہاں سے وہ انسان پر حملہ آور ہوتا ہے۔ اس طرح انسان کو طاعات بجا لانے اور نیکی کے امور انجام دینے میں بہت سے مواقع میسر آتے ہیں۔

ماہ رمضان کا یہ کتنا بڑا اعزاز ہے کہ اس میں قرآن مجید نازل ہوا جو انسانوں کے لیے سراسر ہدایت، بین اور واضح تعلیمات وہدایات کا مرقع ہے۔ جو راہ راست دکھلانے والا اور حق و باطل کا امتیاز کر دینے والا ہے۔ جو خیر کو شر سے، فائدہ مند امور کو نقصان دہ امور سے اور سعادت کو شقاوت سے الگ کرتا ہے اور انسان کو عروج وکمال تک پہنچاتا ہے۔ اخلاق کریمانہ کی تعمیر کرتا ہے۔ اخلاق قبیحہ سے نجات دلاتا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت سے روزہ دار کے اجر وثواب میں اضافہ ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ ''الم'' ایک حرف نہیں بلکہ 'الف' ایک حرف ہے 'لام' ایک حرف ہے اور 'میم' ایک حرف ہے۔

خالق کائنات نے اپنی مخلوق کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے جتنے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے ان کو حالات کے تقاضوں کے مطابق معجزات اور بنیادی تعلیمات سے نوازا۔ رسول اللہ ﷺ چونکہ خاتم النبیین ہیں اس لیے آپ کو رشد وہدایت کا وہ نسخہ کیمیا عطاء فرمایا جو قیامت تک ہر دور کے لیے منبع ہدایت ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ قرآن مجید ایک دائمی معجزہ ہے جس کی ایک آیت کی مثیل پوری کائنات پیش کرنے سے یکسر قاصر ہے۔ قرآن پاک ایک ایسا مینارۂ نور ہے جس کی روشنی وتابانی سے دنیا اپنی زندگی کی شب تاریک کو سحر کر سکتی ہے۔ اس اعتبار سے قرآن مجید دنیا کی پہلی اور آخری کتاب ہدایت ہے جس کے انوار وتجلیات سے دنیا قیامت تک منور ہوتی رہے گی۔

بلاشبہ قرآن مجید زندگی کا مکمل دستور العمل ہے۔ مسلمانوں نے جب تک اسے اپنی زندگی میں دلیل راہ بنائے رکھا وہ دنیا کے لیے جلال وکمال کے نمونے بنے رہے اور جہاں گئے کامرانی نے ان کے قدم چومے۔ آج بھی دنیا جب اس حقیقت سے آگاہ ہوتی ہے کہ وہ کس طرح بے سروسامانی کے عالم میں بے پناہ اسباب وذرائع کی فراوانی پر غالب رہے۔ جس قدر وہ تمسک بالکتاب والسنہ میں محکم تھے اسی قدر انہیں عروج وترقی حاصل رہی اور جس قدر وہ ان سے دور ہوتے گئے اسی قدر وہ غیروں کے دست نگر بنتے گئے۔ قرآن مجید کا تو اعلان یہ ہے کہ اس کی تعلیمات پوری نوع انسانی کے لیے ہیں۔ اس میں کوئی تخصیص نہیں۔ اگر مسلمان اس کی تعلیمات سے اعراض کریں گے تو سرخرو نہیں ہو سکیں گے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے: ''اے بنی نوع انسان! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نصیحت آگئی ہے جو سینے کے تمام امراض کے لیے شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت ورحمت ہے۔'' (یونس: ۵۷)

دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا﴾ (بنی اسرائیل: ۸۲) ''اور ہم قرآن میں سے جو کچھ اتارتے ہیں وہ مومنوں کے لیے تمام روحانی امراض کے لیے شفاء ورحمت ہے اور جو لوگ اس کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں گھاٹے کی زیادتی کے سوا اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔''

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت

رانا محمد شفیق خان پسروری

پروفیسر [illegible] راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
دعا کی فضیلت..... (خطبۂ حرم)	6
رمضان کی فضیلت وبرکات	10
فضائل صدقہ وخیرات	12
مسائل اعتکاف	14
صبر واستقامت کا ماہ مبارک	15
جنت کی نعمتیں	16
حزل کی تمنا ہے تو کر جہد مسلسل.....	18
اظہار الجواب	19

ہفت روزہ اہل حدیث

54000 ... 106

042-3[illegible] 042-[illegible]

email:weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ وی پی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
فی پرچہ	15/- روپے

واضح ہوا کہ قرآن حکیم نوع انسان کی تمام قومی بیماریوں کا علاج ہے۔ جو قوم اس پر ایمان لا کر اس کے مجوزہ نسخوں پر عمل کرے گی وہ شفا پائے گی۔ مسلمانوں کی موجودہ پستی کا یہی علاج ہے کہ وہ تمام انسانی راستوں کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں' اسی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عنایات اور اس کی رحمتوں کی برکھا سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

گر تو می خواہی کہ مسلماں زیستن — نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

ایم کیو ایم تین عشروں سے کراچی کا امن غارت کیے ہوئے ہے۔ پروفیسر ساجد میر

غیر ملکی ٹکڑوں پر پلنے والے دہشتگردوں کے ساتھ ان کے اندرونی آقاؤں کا قلع قمع بھی ضروری ہے۔

لاہور (سٹاف رپورٹر) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ ملک سے سیاسی' مذہبی اور لسانی گروپوں کے مسلح ونگز کا خاتمہ ہی امن کی ضمانت ہے۔ غیر ملکی ٹکڑوں پر پلنے والے دہشت گردوں کے ساتھ ان کے اندرونی آقاؤں کا قلع قمع کرنا بھی از حد ضروری ہے۔ ایم کیو ایم تین عشروں سے کراچی کا امن غارت کیے ہوئے ہے۔ ان کو اندرون ملک سے سپورٹ کرنے والے بھی جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ فوجی اداروں میں جن لوگوں کو آشیر باد ملی وہی وطن کا امن غارت کرنے میں مصروف ہیں۔ ذاتی مصلحتوں کو چھوڑ کر اجتماعی سوچ سے ہی ملک میں امن ممکن ہے۔ اس امر کا اظہار سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے جامع ابراہیمی میں خطبہ جمعہ کے اجتماع سے خطاب اور بعد ازاں مختلف وفود سے گفتگو کے دوران کیا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ بدقسمتی سے وطن عزیز کے آغاز سے ہی اس کے خلاف سازشوں کا آغاز ہو گیا تھا۔

لوڈ شیڈنگ کم کرنے کے دعوے کھوکھلے ثابت ہوئے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر

لاہور (پ۔ر) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں لوڈ شیڈنگ کم کرنے کے دعوے کھوکھلے ثابت ہوئے۔ ملازمین تنخواہوں میں اضافے کو ترس گئے جبکہ ارکان اسمبلی کو ریلیف دے دیا گیا۔ عوام نے جس جوش وخروش سے حکمرانوں کو ووٹ دیے تھے اتنی ہی انہیں مایوسی مل رہی ہے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے سیالکوٹ میں افطار پروگرام اور میڈیا سے گفتگو کے دوران کیا۔ پروفیسر سینیٹر ساجد میر نے کہا کہ لوڈ شیڈنگ کے سبب کراچی میں ریکارڈ اموات حکومتی نا اہلی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حقیقت میں لوڈشیڈنگ حکمرانوں کے گلے کا طوق بن چکی ہے کیونکہ جس طرح الیکشن میں لوڈ شیڈنگ کے خاتمہ کے لیے عوام کو لولی پاپ دیئے گئے تھے اس میں حکمران مکمل ناکام ہو چکے ہیں۔ پروفیسر سینیٹر ساجد میر نے کہا کہ رمضان بازاروں میں عوام کے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ بھی المیہ سے کم نہیں۔ بیوروکریسی سب اچھا ہے کی رٹ لگا کر حکومت کو عوام کی نظروں سے گرا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کو فوری ریلیف دیا جائے اور لوڈ شیڈنگ کے ذمہ داروں کے خلاف بھرپور کارروائی کی جائے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ اگر حکومت نے توانائی بحران پر قابو نہ پایا تو آئندہ انتخابات میں عوام ان کا وہی حشر کریں گے جو ''ق'' اور پیپلز پارٹی کا ہوا ہے۔ انہوں نے اہل اسلام سے اپیل کی کہ وہ برما کے مسلمانوں کے لیے امداد اور خصوصی دعائیں بھی کریں۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ خادم الحرمین شریفین کے دورہ پاکستان سے پاک سعودی تعلقات بہتر ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی این جی او ''سیو دی چلڈرن'' کی مانیٹرنگ ہونی چاہیے کیونکہ اس کی سرگرمیاں پاکستان مخالف ہیں۔

غریبوں مسکینوں' یتیموں کی امداد کا جذبہ مالی جہاد ہے۔ پروفیسر ساجد میر

امدادی بحری بیڑا غزہ جانے سے روک دیا۔ اسرائیل کی تاریخی دہشت گردی۔

لاہور (س۔ر) مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ اس دور میں غرباء مساکین یتامیٰ کی امداد بہت بڑا مالی جہاد ہے۔ مخیر حضرات اس کام کے ذریعے آخرت بہتر بنانے کا بہترین موقع رمضان میں حاصل کر سکتے ہیں۔ اسرائیل نے یورپی امدادی بحری بیڑے کو غزہ جانے سے روک کر تاریخی دہشت گردی کی ہے۔ امریکہ کا حرامی بچہ اسرائیل جو مرضی کر لے امریکہ اور یو این او خاموش رہتے ہیں جبکہ اپنا دفاع کرنے والے غزہ کے مظلوم عوام دہشت گرد بن جاتے ہیں۔ کینیڈین بابا اپنے آقاؤں کے جس نئے مشن پر آئے ہیں پھر ناکام ہوں گے۔ راہداری منصوبہ کی تکمیل سے ملک وقوم کی قسمت سنور جائے گی۔ اس امر کا اظہار سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے جمعیت کے مرکزی سیکرٹریٹ میں مستحقین میں رمضان گفٹ تقسیم کرنے کی تقریب کے موقع پر میڈیا سے خصوصی گفتگو کے دوران کیا۔ اس موقع پر پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد کوآرڈینیٹر وزیر اعلیٰ پنجاب حافظ ممتاز حسین اور بابر فاروق رحیمی ناظم دفتر بھی موجود تھے۔ (امجد اجمل' میڈیا سیل)

احکام و مسائل

ابو محمد عبدالستار
مرکز الدراسات الاسلامیہ
Mob: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

ماہِ رمضان کے علاوہ اعتکاف کرنا

سوال رمضان کے مہینہ میں اور دوسرے مہینوں میں اعتکاف کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا اعتکاف صرف ماہِ رمضان کے ساتھ خاص ہے؟ اس کی وضاحت فرمائیں۔

جواب ایک خاص کیفیت کے ساتھ کسی شخص کا خود کو مسجد میں عبادت کے لیے روک لینا اعتکاف کہلاتا ہے۔ شارع علیہ السلام نے اسے کسی معین وقت کے ساتھ خاص نہیں کیا۔ اس بناء پر مساجد میں اعتکاف کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرنے کی غرض سے عرض کیا' یا رسول اللہ! میں نے زمانہ اسلام سے قبل نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی نذر پوری کرو۔'' (بخاری' الاعتکاف: ۲۰۳۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے اعتکاف کرنے کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے مسجد میں خیمہ لگا لیا' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے سنا تو انہوں نے بھی آپ کی اجازت سے خیمہ لگا لیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے سنا تو انہوں نے بھی خیمہ کا بندوبست کر لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ صبح اٹھے تو آپ کی نظر چار خیموں پر پڑی' آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا گیا' آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہوں نے ثواب کی نیت سے یہ کام نہیں کیا' اس لیے ان خیموں کو اکھاڑ دیا جائے' میں انہیں اچھا خیال نہیں کرتا۔'' چنانچہ وہ اکھاڑ دیئے گئے اور آپ ﷺ نے اس رمضان میں اعتکاف نہیں کیا بلکہ شوال کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا۔ (بخاری' اعتکاف: ۲۰۴۱)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ رمضان اور غیر رمضان میں اعتکاف کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''ماہ شوال میں اعتکاف کرنا۔'' (بخاری' الصوم' باب نمبر: ۱۴)

اگرچہ مسنون یہی ہے کہ آدمی ثواب کی نیت سے مسجد میں رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف کرے۔ (واللہ اعلم)

اعتکاف اور خواتین

سوال میری والدہ اس رمضان میں اعتکاف کرنا چاہتی ہیں اور اُن کا گھر میں اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ ہے۔ کیا عورتوں کو گھر میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اعتکاف کی لغوی اور اصطلاحی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: اعتکاف کا لغوی معنی کسی چیز کو اپنے لیے لازم کر لینا اور اپنے نفس کو اس پر مقید کر دینا ہے۔ شرعی طور پر کسی بھی مخصوص شخص کا مسجد میں خاص طریقہ کے مطابق ٹھہرنا اعتکاف کہلاتا ہے۔ (فتح الباری: ج۴' ص۳۴۴) اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف کے تین ارکان ہیں: ❁ مسجد میں ٹھہرنا، ❁ مسجد، ❁ اعتکاف کرنے والا۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعۃ: ج۱' ص۵۸۲)

اس تعریف کی بناء پر اگر اعتکاف مسجد میں نہیں تو اس اعتکاف کی کوئی حقیقت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اعتکاف کے لیے مساجد کا بطور خاص ذکر کیا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ''اور جب تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔'' (البقرہ: ۱۸۷)

آیت کریمہ میں مساجد کا ذکر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد کا ہونا ضروری ہے' اس بناء پر عورتوں کا گھروں میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اعتکاف جامع مسجد میں ہونا چاہیے۔ (ابوداود' حدیث: ۲۴۷۳)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اعتکاف اس مسجد میں ہوتا ہے جس میں نماز باجماعت کا اہتمام ہو۔'' (بیہقی: ج۶' ص۳۱۹)

بلکہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو بڑی صراحت کے ساتھ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام کاموں میں زیادہ غصہ دلانے والے کام بدعات ہیں اور یہ بھی بدعات سے ہے کہ گھر میں مسجد بنا کر اس میں اعتکاف کرنا۔'' (بیہقی: ج۶' ص۳۱۹)

ان آثار سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کا گھروں میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں۔ البتہ ان کے لیے الگ باپردہ معقول بندوبست ہونا چاہیے جہاں مرد وخواتین کا اختلاط نہ ہو۔ اگر عناصر

بندوبست نہ ہو تو عورتوں کو چاہیے کہ وہ اس نفلی عبادت کے لیے اپنی عزت وعصمت کو خطرے میں نہ ڈالیں۔ ازواج مطہرات' رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں آپ کے ہمراہ مسجد میں اعتکاف کیا کرتی تھیں اور آپ ﷺ کی زندگی کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ جیسا کہ ایک حدیث میں ہے' رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کی بیویوں نے اعتکاف کیا۔ (بخاری' الاعتکاف: ۱۱۷۲)

اگرچہ اس حدیث میں مسجد کی صراحت نہیں تاہم آثار وقرائن سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے مسجد میں ہی اعتکاف کیا تھا۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ فرمایا' جب آپ اعتکاف کے لیے مسجد میں اپنے خیمہ کی طرف گئے تو دیکھا کہ آپ کی بیویوں نے بھی مسجد نبوی میں اعتکاف کے لیے خیمے لگا رکھے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا: ''تم نے یہ کام حسن نیت کی بناء پر نہیں بلکہ جذبہ رقابت کی وجہ سے کیا ہے۔'' ..... آپ نے ان سب کے خیمے اکھاڑ دینے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے اپنا خیمہ اکھاڑ دیا۔ (بخاری' الاعتکاف: ۲۰۳۴)

اگر خواتین کے لیے مسجد کے علاوہ گھروں میں اعتکاف کرنا صحیح ہوتا تو آپ انہیں گھروں میں اعتکاف کرنے کا حکم دے دیتے لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اعتکاف کے لیے مسجد کا ہونا شرط ہے' کیونکہ عورتوں کو گھر میں چھپ کر عبادت کرنا مشروع ہے۔ اگر اعتکاف کے لیے مسجد کا ہونا شرط نہ ہوتا تو آپ سے اجازت اور پھر منع کرنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ آپ انہیں گھروں کی مساجد میں اعتکاف کرنے کا حکم دے دیتے۔'' (فتح الباری: ج۴' ص۳۵۲)

اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے لیے مسجد کا اہتمام ضروری ہے لیکن اس کے لیے چند شرائط حسب ذیل ہیں:

- عورت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند یا سرپرست سے اجازت لے۔
- مسجد میں پردے کا معقول بندوبست ہو' وہاں مردوں سے اختلاط کا مکمل تحفظ ہو۔
- بحالت اعتکاف مخصوص ایام آنے کا اندیشہ نہ ہو۔
- مسجد میں اعتکاف کرنے سے کسی قسم کے فتنہ وفساد کا اندیشہ نہ ہو۔
- مسجد میں سحری وافطاری کا معقول انتظام ہو یا کوئی گھر سے کھانا لانے والا ہو۔
- اعتکاف کی حالت میں موبائل وغیرہ کے استعمال پر مکمل پابندی ہو۔

اگر یہ شرائط پوری نہ ہوں تو عورتوں کے لیے مسجد میں اعتکاف سے اجتناب زیادہ بہتر ہے' ایسے حالات میں گھر کے کسی گوشہ میں شوق عبادت پورا کر لینا چاہیے لیکن اسے شرعی طور پر اعتکاف نہیں کہا جا سکے گا اور نہ ہی اعتکاف کی پابندیاں ان پر عائد ہوں گی۔ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ایک مستحاضہ بیوی کا آپ کے ہمراہ مسجد میں اعتکاف کرنا ثابت ہے۔ (بخاری' الاعتکاف: ۲۰۳۷) جب ایسی حالت میں بھی اعتکاف کے لیے مسجد کا ہی انتخاب کیا جاتا تھا تو اس کا واضح مطلب ہے کہ عورتوں کے لیے گھر میں اعتکاف کرنا مشروع نہیں۔ واللہ اعلم!

معتکف پر پابندیاں

سوال جب آدمی اعتکاف بیٹھ جاتا ہے تو اس پر کون کونسی پابندیاں عائد ہوتی ہیں اور کن کن کاموں کی اجازت ہوتی ہے؟

جواب اعتکاف یہ ہے کہ انسان اللہ کی عبادت کے لیے خود کو مسجد میں پابند کر لے' اس کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کا اسوہ مبارک بیان کیا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف بیٹھتے تو کسی سخت حاجت کے بغیر گھر میں نہ جاتے تھے۔ (بخاری' اعتکاف: ۲۰۲۹)

اس سے معلوم ہوا کہ معتکف کو بلاضرورت اپنے گھر جانے کی اجازت نہیں۔ ہاں اگر کوئی سخت ضرورت درپیش ہو جو مسجد سے نکلے بغیر پوری نہ ہو سکتی ہو تو ایسے حالات میں مسجد سے نکلنا جائز ہے۔ مثلاً

- مسجد میں نہانے یا قضاء حاجت کا بندوبست نہیں تو ایسے حالات میں وہ گھر جا کر اپنی ضرورت پوری کر سکتا ہے۔ اسی طرح اگر مسجد میں پانی کا نظام خراب ہے تو گھر میں وضو کے لیے جا سکتا ہے۔
- گھر سے کھانا وغیرہ لانے والا کوئی نہیں تو گھر جا کر کھانا وغیرہ کھا سکتا ہے لیکن ضروری ہے کہ حاجت پوری ہوتے ہی مسجد میں واپس چلا آئے وہاں اہل خانہ کے ساتھ بات چیت میں مصروف نہ ہو۔
- اگر اہل خانہ اس سے مسجد میں ملاقات کے لیے آئیں اور انہیں دیر ہو جائے تو راستے پر لگانے کے لیے مسجد سے باہر نکلا جا سکتا ہے لیکن کسی بیمار کی تیمارداری کرنا' جنازہ میں شریک ہونا یا کسی سے باہر جا کر تعزیت کرنا ایسی ضروریات سے نہیں ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اعتکاف کرنے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ تیمارداری نہ کرے اور نہ ہی جنازہ پڑھے۔'' (ابوداود' الصوم: ۲۴۷۳)

ہاں اگر مسجد میں جنازہ آجائے تو پڑھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح مسجد میں کسی بیمار کی تیمارداری بھی کی جا سکتی ہے۔ واللہ اعلم!

دُعا کی فضیلت

امام الحرم فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح آل طالب حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد اجمل بھٹی/محمد عاطف الیاس —— نظر ثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

(اے اللہ کے بندو!) تم اللہ سے ڈر جاؤ جس طرح اس سے ڈرنے کا حق ہے اور اسلام کے مضبوط کڑے کو سختی سے تھام لو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾﴾

''اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔'' (البقرۃ)

اللہ کا تقویٰ ڈھال اور بہترین دفاع ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ یقیناً دنیا فانی ہے اور آخرت ابدی ہے اور ہمیں اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔

اے مسلمان روزے دارو! تمہیں یہ بلند شان، جگہ اور وقت مبارک ہو، تمہاری زندگی میں بخشش والا ماہ رمضان دوبارہ آنا تمہیں مبارک ہو۔

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ﴾ (البقرۃ)

''ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں۔''

یہ ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں نیکیوں کا اجر وثواب کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے، گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس میں ایک رات ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔ جس شخص نے اس مہینے کے روزے ایمان کی حالت اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور جس نے اس مہینے میں ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے رات کو قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ جس نے ایمان کی حالت میں اور ثواب کے حصول کی نیت سے لیلۃ القدر کو قیام کیا اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

لہٰذا اے خیر و بھلائی کے چاہنے والے! نیکیوں کی طرف متوجہ ہو جا اور اے شر کے متلاشی اب رک جا!

اے مسلمانو! اس مبارک مہینے میں اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش مسلسل برستی ہے اور اللہ کے فرمانبرداروں کی محبوب بن جاتی ہے۔ تاکہ مسلمان عالی ہمت ہو جائیں اور انہیں روحانی بلندی اور شرف حاصل ہو، ان کے دل پاکیزہ ہو جائیں، اور اللہ تعالیٰ کی عالیشان عطا کی بدولت ان کی دنیا اور آخرت بھی پاکیزہ بن جائے۔ اللہ تعالیٰ کی بلند ترین عطاؤں میں سے ایک دعا کی قبولیت ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے روزوں کے احکام کے دوران فرمایا ہے:

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١٨٦﴾﴾ (البقرۃ)

''جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب بھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔''

چناں چہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کو روحانی بلندی ملتی ہے اور وہ اللہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ دل نرم اور خشوع کرنے والے بن جاتے ہیں، آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں، شیطانی غلبہ ٹوٹ جاتا ہے اور خواہشات نفس اور ان کا زور کم ہو جاتا ہے۔

اے روزے دارو! دعا عظیم عبادت ہے، جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی صفات پر دلالت کرتی ہے۔ دعا اللہ تعالیٰ کی ذات، بندے کے ساتھ اس کے قرب، اس کی قدرت، اس کی قوت وغنا، اس کے سمع، بصر، علم، کرم، سخاوت اور احاطے پر دلیل ہے۔ اسی لیے دعا انبیائے کرام کا شیوہ ہے۔

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ﴿٩٠﴾﴾ (الأنبیاء)

''یہ بزرگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔ ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔''

دعا اللہ تعالیٰ کی ذات، بندے کے ساتھ اس کے قرب، اس کی قدرت، اس کی قوت وغنا، اس کے سمع، بصر، علم، کرم، سخاوت اور احاطے پر دلیل ہے۔ اسی لیے دعا انبیائے کرام کا شیوہ ہے۔

نوح علیہ السلام اپنے رب کو پکارتے ہیں تو ان کی دعا قبول ہوتی ہے۔

﴿وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾﴾ (الأنبیاء)

''نوح کے اس وقت کو یاد کیجئے جبکہ اس نے اس سے پہلے دعا کی ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو بڑے کرب سے نجات دی۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ ۖ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِندِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ ﴿٨٤﴾﴾ (الأنبیاء)

''ایوب (علیہ السلام) کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ اس نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی

ہے اور تو رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ تو ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا اور اس کو اہل وعیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور، اپنی خاص مہربانی سے تاکہ سچے بندوں کے لئے سبب نصیحت ہو۔''

یونس علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں اپنے رب کو پکارا تو ان کی مدد کی گئی

﴿وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (الأنبیاء)

''مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کو یاد کرو! جبکہ وہ غصہ سے چل دیے اور خیال کیا کہ ہم اسے نہ پکڑ سکیں گے۔ بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں ہوگیا۔ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچا لیا کرتے ہیں۔''

اور زکریا کی التجا بھی سنی گئی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ زَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۖ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ۭ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝﴾ (الأنبیاء)

''اور زکریا (علیہ السلام) کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب سے دعا کی اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، تو سب سے بہتر وارث ہے ہم نے اس کی دعا قبول فرما کر اسے یحییٰ (علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی بیوی کو ان کے لئے درست کر دیا' یہ بزرگ لوگ نیک کاموں کی طرف جلدی کرتے تھے اور ہمیں لالچ طمع اور ڈر خوف سے پکارتے تھے۔ ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔''

ہمارے نبی محمد ﷺ اللہ تعالیٰ سے بہت دعائیں کیا کرتے تھے، آپ اپنے رب سے ہر موقع پر نہایت شوق اور ڈر سے اپنے لیے، اپنے صحابہ کے لیے، اپنے آل بیت کے لیے اور اپنی امت کے لیے بے شمار دعائیں کیا کرتے تھے۔

جس طرح دعا عبادت ہے۔ اسی طرح یہ انسان کی اپنے رب کے لیے عبودیت کا اظہار بھی ہے۔ دعا انسان کا تعارف کراتی ہے کہ یہ نہایت غنی خالق کا فقیر بندہ ہے، اور وہ محتاج ہے جو اپنے قادر اور عزت والے آقا سے اپنی حاجات براری کی التجا کرتا ہے۔ جب انسان نہایت عاجزی، انکساری، اور گریہ زاری کرتے ہوئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یا رب! یارب! کی آواز لگاتا ہے تو اس وقت اسے اپنی عبودیت کا احساس ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے مناجات اور گریہ زاری کی لذت ملتی ہے، اپنے رب سے قربت سے لطف اندوز ہوتا ہے اور وہ اپنے عظیم آقا کے سامنے اپنے دل کے راز کھول دیتا ہے۔

جس طرح دعا عبادت ہے۔ اسی طرح یہ انسان کی اپنے رب کے لیے عبودیت کا اظہار بھی ہے۔ دعا انسان کا تعارف کراتی ہے کہ یہ نہایت غنی خالق کا فقیر بندہ ہے، اور وہ محتاج ہے جو اپنے قادر اور عزت والے آقا سے اپنی حاجات براری کی التجا کرتا ہے۔

جب تم اپنے پروردگار کو پکار رہے ہوتے ہو، اپنی تکالیف اس کے سامنے رکھتے ہو، اپنی حاجات اس سے مانگتے ہو، اور اپنی ضروریات کسی انسان سے مانگنے کی بجائے صرف اپنے پروردگار کے سامنے رکھتے ہو تو یہ لمحات کس قدر حسین ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہی قادر اور غنی ذات ہے جو اپنے در پر آنے والوں کی ضروریات پوری کرتی ہے اور ان کے لیے کافی ہو جاتی ہے۔

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ يَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَ يَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ۭ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝﴾ (النمل)

''بے کس کی پکار کو جب کہ وہ پکارے، کون قبول کر کے سختی کو دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔''

ہمارا رب ہمیں دعا مانگنے اور اپنی حاجات اس سے طلب کرنے کا حکم دیتا ہے

﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝﴾ (غافر)

''اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خودسری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم پہنچ جائیں گے۔''

اپنے رب کا یہ حکم ماننے والے کہاں ہیں؟ جبکہ وہ انہیں التجائیں کرنے کا حکم دے رہا ہے تاکہ وہ ان پر قبولیت کا فضل وکرم کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز معزز نہیں۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

نیز آپ نے ارشاد فرمایا: افضل ترین عبادت دعا ہے۔ (مستدرک حاکم)

دعا کو اپنا شیوہ بنانا مصیبتوں اور دکھوں سے نجات کا ایک سبب ہے، جیسا کہ خلیل الرحمان نے کہا تھا

﴿وَ اَعْتَزِلُكُمْ وَ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّيْ ۖ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ۝﴾

''میں تو تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں۔ صرف اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا، مجھے یقین ہے کہ میں اپنے پروردگار سے دعا مانگ کر محروم نہ رہوں گا۔'' (مریم)

اور زکریا علیہ السلام نے فرمایا تھا:

﴿قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَ اشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝﴾ (مریم)

''کہ اے میرے پروردگار! میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے لیکن میں کبھی بھی تجھ سے دعا کر کے محروم نہیں رہا۔''

کتنے ہی برے حالات جن کے سدھرنے کی کوئی امید نہیں تھی وہ دعا کی بدولت سدھر گئے، اور کتنے ہی ظالم

بے فکر ہو کر سو گئے اور صبح ہونے سے پہلے انہیں مظلوم کی بد دعا نے آلیا۔

اے مسلمانو! دعا انبیائے کرام کا محبوب عمل ہے اور رسولوں کا شیوہ ہے۔ صالحین کا طریقہ اور عبادت گزاروں کا اسوہ ہے، وہ فضیلت و مرتبے والی جگہوں پر خوب دل لگی سے دعا کیا کرتے تھے۔ اللہ کے گھر اور عرفات کا میدان ان کی گریہ زاری کا گواہ ہے، ان کی مناجات رات کے اندھیروں اور قبولیت کی گھڑیوں میں جاری رہتی ہیں۔ کوئی شبہ نہیں کہ دعا عبادات کا تاج ہے اور تمام ارکان اسلام کا لازمی حصہ ہے۔ ارکان اسلام میں اس کا مقام ایسے ہی ہے جیسے کوہان کی چوٹی۔ انسان اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ جبکہ نماز میں سجدہ دعا کا مقام ہے۔ وقوف عرفات حج کا عظیم ترین رکن ہے اور یہ بھی دعا کا عظیم مقام ہے۔ اس طرح آپ کو ہر فرضی عبادت اور دعا ساتھ ساتھ ملے گی۔

دعا کے آداب میں سے ہے کہ مسلمان جامع دعائیں مانگے۔ وہ دعائیں جو دین و دنیا کی خیر و بھلائی پر مشتمل ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامع دعاؤں میں سے یہ دعا بھی ہے:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝﴾ (البقرۃ)

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں خیر و بھلائی عطا فرمائی، اور آخرت میں بھی خیر و برکت عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔''

اسی طرح آپ کی یہ دعا:

[اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ]

''اے اللہ! میرے دین کی اصلاح فرما دے جو میرے معاملات کا محافظ ہے، اور میری دنیا بھی بہتر بنا دے جس میری معیشت کا سامان ہے، اور میری آخرت سنوار دے جہاں میں نے لوٹنا ہے، اور میری زندگی کو ہر خیر میں اضافے کا باعث بنا دے، اور میری موت کو ہر برائی سے راحت کا سبب بنا دے'' اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔''

دعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ مسلمان قبولیت کے اوقات میں دعا کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ ان اوقات میں سے کچھ یہ ہیں: روزے کے دوران، افطاری کے وقت، سحری کے وقت، سجدوں میں، رات کے آخری سہ پہر میں، اذان اور اقامت کے درمیان، جمعہ کے روز قبولیت کی مخصوص گھڑی میں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''تین دعائیں رد نہیں ہوتیں: والد کی دعا، روزے دار کی دعا، اور مسافر کی دعا'' (بیہقی)

مسلمان کو چاہیے کہ وہ دعا کے ان آداب کو بھی ملحوظ رکھے: وضو، قبلہ رخ ہونا، ہاتھ اٹھانا، آہستہ آواز میں گریہ زاری کرنا، عاجزی اور انکسار کے ساتھ خوب گڑگڑا کر دعا مانگنا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مسلمان کا اپنے رب پر جتنا پختہ یقین ہوگا اتنی ہی اس کی دعا زیادہ قبول ہوگی۔ جتنی توجہ اور گریہ زاری سے التجا کرے گا اتنی ہی زیادہ قبول ہوگی۔

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝﴾ (الاعراف)

''تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بلاشبہ تمھارا رب بڑا حیا والا اور سخی ہے، جب اس کا بندہ دعا کے لیے اس کی طرف اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے انھیں خالی لوٹاتے ہوئے حیا آتی ہے۔'' (ابن ماجہ، بیہقی)

نیز ارشاد فرمایا: ''بندے کی دعا مسلسل قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ قطع رحمی یا گناہ کی دعا نہیں کرتا''۔

مسلمان کا اپنے رب پر جتنا پختہ یقین ہوگا اتنی ہی اس کی دعا زیادہ قبول ہوگی۔ جتنی توجہ اور گریہ زاری سے التجا کرے گا اتنی ہی زیادہ قبول ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''دل حفاظت کرنے والے برتن ہیں، کچھ دل دوسروں سے زیادہ محفوظ رکھتے ہیں، لہٰذا جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو تو قبولیت کے پورے یقین کے ساتھ مانگا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ غافل اور کسی دوسری طرف مشغول دل سے کی گئی دعا قبول نہیں کرتا''۔ (مسند احمد)

اے روزے دارو! تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے مناجات کرنے کے بڑے روحانی فیوض اور فوائد ہیں۔ اس سے دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے، دل پاک اور نرم ہوتے ہیں، لہٰذا مسلمان کو رات اور دن میں اپنے لیے مناسب وقت مقرر کرنا چاہیے جس میں وہ اپنے رب سے مناجات کرے، دنیوی زندگی کی مصروفیات اور شور وغل سے دور ہو کر اپنے رب سے راز و نیاز کی باتیں کرے، اپنی تکالیف اس کے سامنے پیش کرے، اس سے آہستہ آہستہ باتیں کرے اور خوب گڑگڑا کر اپنے آقا اور مالک سے اپنی حاجات لے لے۔

اللہ کی قسم! تنہائی کی ان مناجات کا بڑا روحانی، جسمانی، اور قلبی اثر ہوتا ہے۔ جب گرما گرم آنسو رخساروں پر بہہ پڑتے ہیں اور بندہ رکوع یا سجدے میں ہوتا ہے تو اللہ کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دعائیں قبول ہونے لگتی ہیں، حاجات پوری ہونے لگتی ہیں اور گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝﴾ (الذّٰریٰت)

''اور صبح کے وقت استغفار کیا کرتے تھے۔''

نیز ارشاد ہوتا ہے:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۖ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝﴾ (السجدۃ)

''ان کی کروٹیں اپنے بستروں سے الگ رہتی ہیں اپنے رب کے خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔''

ایک نیک بزرگ فرماتے ہیں: ''جب رات ہوتی ہے تو مجھے بے حد خوشی ہوتی ہے، کیونکہ اپنے رب کے سامنے گریہ زاری کرنے، تنہائی میں اس سے مناجات کرنے سے مجھے زندگی کا لطف اور آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔''

یقیناً وہ سرور اور خوشی جو مومن کو اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر ملتی ہے وہ اللہ کی معیت میں قلبی سرور ہے،

اسے اللہ کی معیت سے خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک ملتی ہے، اس کا دل مسلسل اللہ تعالیٰ کی بندگی پر آمادہ ہو جاتا ہے، وہ مزید قریب سے قریب تر ہونا چاہتا ہے اور اپنے ہر عمل اور حرکت سے اللہ کی رضا طلب کرتا ہے۔

جسے یہ خوشی اور سرور نہ ملے تو وہ اپنے اعمال اور ایمان کی فکر کرے کیونکہ ایمان کی خاص حلاوت ہے جسے یہ حلاوت نصیب نہ ہو تو اسے ایمانی نور تلاش کرنا چاہیے تاکہ اسے ایمانی حلاوت مل سکے۔

دعا رغبت کرنے والوں کی راہ ہے، اللہ کی طلب کرنے والوں کا وسیلہ ہے، یہ ایسا سفارشی ہے جس کی سفارش قبول ہوتی ہے، اور یہ نشانے پر لگنے والا تیر ہے، لہٰذا جب تمھارے لیے دعا کا دروازہ کھل گیا تو سمجھ لو اللہ تعالیٰ تمھارے ساتھ خیر و بھلائی کرنے والا ہے۔

اپنے ہاتھ اپنے پروردگار کے سامنے پھیلاؤ!! خوب گڑگڑاؤ، آنکھوں سے آنسو بہاؤ، سچی تڑپ، اخلاص توجہ، قلبی حضور اور عاجزی سے اپنے مالک سے مانگو کیونکہ اس سے امیدیں وابستہ کرنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا اور اس کا سوالی محروم نہیں ہوتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝﴾ (الاعراف)

''تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کے بھی اور چپکے چپکے بھی، واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔''

خوش ہو جاؤ اور پر امید رہو کیونکہ تمھارا پروردگار نہایت سخی اور معزز ہے۔ ارشاد ہے:

﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝﴾ (الزمر)

''بھلا جو شخص راتوں کے اوقات سجدے اور قیام کی حالت میں (عبادت میں) گزارتا ہو، آخرت سے ڈرتا ہو اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہو (اور جو اس کے برعکس ہو برابر ہو سکتے ہیں) بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں؟ یقیناً نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔ (اپنے رب کی طرف سے)۔''

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

رمضان کے ماہ میں لوگ بڑے خشوع و خضوع اور انکساری و عاجزی کے ساتھ اپنے عظیم پروردگار کے حضور انفرادی اور اجتماعی طور پر دعا کرتے ہیں۔ اللہ کے بے انتہا خزانوں کے فیض کا سوال کرتے ہیں کیونکہ اس کی عطا بے انتہا ہے اور وہ بے حد کریم ہے۔ تاہم قبولیت کی توقع اسی وقت کی جا سکتی ہے کہ جب الفاظ کا معنی سمجھتے ہوئے اور ان پر غور کرتے ہوئے دعا مانگی جائے۔

امت کو درپیش بیماریوں میں سے بدترین بیماری یہ ہے کہ اس کی عبادات روٹین اور رسم و رواج کی شکل اختیار کر گئی ہیں۔ اس کی وجہ سے امت میں کمزوری سرایت کر رہی ہے اور ضعف کا شکار ہو رہی ہے۔ روح سے خالی جسم بن کر رہ گئی ہے۔ اس کے افراد نماز میں اُٹھتے اور بیٹھتے تو نظر آتے ہیں لیکن یہ نماز انہیں برائی سے نہیں روکتی اور نہ ان کی زندگی پر کوئی اثر ڈالتی ہے۔ روزہ رکھتے ہیں تو صرف کھانے اور پینے سے اجتناب پر اکتفا کرتے ہیں۔

حالانکہ حدیث نبوی میں ہے کہ: ''جو جھوٹ بولنے، اس پر عمل کرنے اور بے کار حرکتوں سے نہ رکے تو اللہ کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے رکھے۔''

تو حضور قلب کے ساتھ اور دعاء کے معانی پر غور کرتے ہوئے اللہ رب العزت کے حضور اپنی حاجات پیش کیجیے۔ اصرار کے ساتھ دعا کیجیے اور ''اے ذوالجلال والاکرام'' کہہ کہہ کر پکارتے رہیے۔

متقلب حالات میں، درد بھرے واقعات میں، ہر رنج و پریشانی میں، فرد و معاشرے کی ہر مصیبت میں عطائے الٰہی رنج کو سکون میں، تنگی کو فراخی میں اور مشکل کو عطاؤں میں بدل ڈالتی ہے۔ تو اے مصیبت زدہ لوگو، پریشان حالو، بے بس و لاچار تنگی کی زندگی گزارنے والو! عطائے الٰہی کے متلاشی رہو۔ ہمارا عظیم رب ہر شے پر قادر ہے۔ وہ مکمل اختیار والا ہے، بے حد واضح اور واضح کرنے والا ہے، عزت و کبریائی والا ہے، سب پر غالب ہے، اسی کے ہاتھ میں بادشاہت ہے اور وہ ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے۔ چال بازوں کی چالیں اسے عاجز نہیں کرتیں نہ مکاروں کی مکاری اسے بے بس کر سکتی ہے۔ جو چاہے وہ کر گزرتا ہے۔ اس کے حکم کی تعمیل تو ''کن'' کے کاف اور نون کے درمیان ہی ہو جاتی ہے۔ وہی قابل تعریف و تقدیس ہے۔

پرہیزگار، متقی مؤمن کی آوازِ دعا جو ذلت و انکساری میں ڈوبی ہوئی، ڈر اور امید سے بھرپور ہو، وہ اللہ کو دیگر تمام آوازوں سے بڑھ کر پسند ہے۔ وہ بلند ہستی تو گناہ گار اور کوتاہی کرنے والے بندوں کی توبہ سے بھی بے حد خوش ہوتا ہے اور اسے قبول فرماتا ہے تو ذرہ سوچیے کہ خلوصِ دل کے ساتھ رجوع کرنے والوں سے وہ کیا معاملہ کرتا ہوگا؟

ہمیں تو ہر وقت اور خاص طور پر اس وقت دعا کی بے حد ضرورت ہے۔ کیونکہ آج فتنے پھیل گئے ہیں، زندگی کی دشواریاں عروج پر ہیں، معاش تنگ پڑ گئے ہیں اور طرح طرح کی مصیبتیں پھیلنے لگی ہیں۔ ان حالات میں انسان اگر محفوظ رہ سکتا ہے تو بس اللہ کی طرف رجوع سے ہی ہو سکتا ہے، اس کی دعا اور اس کے حضور گریہ وزاری اور پختہ یقین کے ذریعے ہی بچ سکتا ہے۔

اے روزہ دارو! دعاء کرتے رہیے۔ دعا کرتے رہیے۔ کیونکہ ایسے اوقات میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں پر احسان فرماتا ہے اور مخلص روزہ داروں کا اکرام کرتا ہے۔ یہ ماہ دعا کا ماہ ہے۔ یہ ماہ کریم و رحیم رب کے حضور حاجات پیش کرنے کا ماہ ہے۔

اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے دعا کیجیے۔ والدین اور اولاد کے لیے دعا کیجیے۔ حکمرانوں کے لیے اور حدود کے محافظوں کے لیے دعا کیجیے۔ ان جوانوں کے لیے دعا کرنا اور دعا سے مساجد کا گونج اُٹھنا ان کا حقِ اول ہے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ساری خیر کا سوال کرتے ہیں۔ جلد یا بدیر آنے والی خیر کا سوال کرتے ہیں۔ اس خیر کا جس کا ہمیں علم ہے اور اس خیر کا جس کا ہمیں علم نہیں ہے، جلد یا بدیر آنے والی خیر، وہ خیر جس کا ہمیں جس کا علم ہے یا وہ خیر جس کا ہمیں کچھ علم نہیں، ساری خیر کا سوال کرتے ہیں۔ وہ تمام اشیاء کا سوال کرتے ہیں جس کا سوال تیرے نبی محمد ﷺ نے تجھ سے کیا۔ ان تمام اشیاء سے تیری پناہ مانگتے ہیں جن سے تیرے نبی اور رسول محمد ﷺ پناہ مانگی۔ ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی فلاح مانگتے ہیں۔

رمضان... فضائل و برکات

تحریر
جناب امیر افضل اعوان

رمضان المبارک قمری مہینوں میں سے نواں مہینہ ہے جو ''رمض'' سے مشتق ہے اور رمض کے معنی لغت عربیہ میں جلا دینے کے ہیں۔ چونکہ اس مہینے کی خصوصیت ہے کہ مسلمانوں کو گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے (بشرط یہ کہ رمضان المبارک کا پورا احترام اور اس کے اعمال کا اہتمام کیا جائے)۔ قرآن کریم میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ

''اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کر دیئے گئے، جس طرح یہ روزے تم سے پہلے والے لوگوں پر فرض کئے گئے، یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا کہ تم پرہیز گار بن سکو، یہ تو چند گنتی کے دن ہیں، ہاں اس دوران تم میں سے کوئی بیمار ہو جائے یا کسی سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں اس گنتی کو پورا کرے اور تم میں سے جو فدیہ دینے کی طاقت رکھتے ہیں تو انہیں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے پھر جو شخص خوشی سے کوئی نیکی کرے تو اس کے لئے اور بھی بہتر ہے اور یہ کہ تم روزہ رکھ لو تو یہ تمہارے لئے اور بھی بہتر ہے، اگر تمہیں اس کا علم ہو جائے۔'' (البقرہ)

واضح رہے کہ روزے کا حکم حضرت آدمؑ سے لے کر تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی شریعت میں جاری ہوا' اس حوالہ سے صرف تعین ایام میں اختلاف رہا ہے۔ روزہ کو دین اسلام کا ایک اہم رکن قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے نفس سرکش کی اصلاح ہو اور شریعت کے جو احکام بھاری معلوم ہوتے ہیں ان کی ادائیگی سہل ہو جائے۔ روزہ میں صرف کھانے پینے کی اشیاء کو ترک کرنے کی مشق نہیں کرائی گئی بلکہ لڑائی جھگڑے اور بری باتوں سے بچنے کی بھی تاکید کی گئی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ ابن آدم کا ہر عمل روزوں کے علاوہ اسی کے لئے ہے اور روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی روزوں کا بدلہ دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے تو جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو وہ اس دن نہ بے ہودہ گفتگو کرے اور نہ کوئی فحش کام کرے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑے تو اسے چاہئے کہ وہ آگے سے کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں' میں روزہ سے ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ روزہ رکھنے والے کے منہ کی بُو اللہ کے ہاں قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہوگی۔ روزہ رکھنے والے کے لئے دو خوشیاں ہیں جس کی وجہ سے وہ خوش ہوگا: ① جب افطار کرتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ ② جب وہ اپنے رَبّ سے ملے گا۔'' (مسلم)

روزہ رکھنے والے کے لیے دو خوشیاں ہیں جس کی وجہ سے وہ خوش ہوگا: ① جب افطار کرتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ ② جب وہ اپنے رَبّ سے ملے گا تو خوش ہو گا۔''

رمضان المبارک کو «رمضان شهر الله» بھی کہا جاتا ہے۔ اس حدیث قدسی میں اللہ پاک خود ارشاد فرما ہے کہ انسان کا ہر عمل اس کے لئے ہے مگر روزہ خاص طور پر میرے لئے ہے اور اس کا میں ہی اجر دوں گا۔ حق تعالیٰ نے اس ماہ مبارک کی اپنی طرف خاص نسبت فرمائی ہے، گویا موسم بہار کی طرح خصوصی تجلیات الٰہیہ اس مبارک مہینہ میں برستی ہیں، جنہیں حق تعالیٰ نے بصیرت کی آنکھیں دی ہیں وہ ان تجلیات کا مشاہدہ کرتے ہیں اور ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہوتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی امید سے روزے رکھے گا تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں قیام کرے یعنی عبادت کرے گا، اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور ایمان کے ساتھ شب قدر میں جو قیام کرے گا تو اس کے بھی اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ کوئی مسلمان بندہ ایسا نہیں کہ رمضان المبارک کی راتوں میں سے کسی رات میں نماز نہ پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر سجدہ کے بدلے میں اڑھائی ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کیلئے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک مکان بنا دے گا جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے اور ہر سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا، پھر جب رمضان المبارک کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے گزشتہ سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اس روزہ دار کیلئے روزانہ صبح کی نماز سے لے کر غروب آفتاب تک ستر ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتے ہیں۔ رمضان شریف کی رات یا دن میں (اللہ تعالیٰ کے حضور جب) کوئی سجدہ کرتا ہے تو ہر سجدے کے عوض اس کو (جنت میں) ایک ایسا درخت ملتا ہے جس کے سائے میں سوار پانچ سو برس تک چل سکتا ہے۔ (الترغیب والترہیب)

رمضان المبارک کے حوالہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا کہ

''بلا شبہ جنت ماہ رمضان کیلئے شروع سال سے آخر تک سجائی جاتی ہے، جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو جنت (اللہ تعالیٰ سے) عرض کرتی ہے کہ اے اللہ! اس مبارک مہینہ میں اپنے بندوں میں سے کچھ بندے میرے اندر قیام کرنے والے مقرر فرما دیجئے (جو عبادت کر کے میرے اندر داخل ہو سکیں۔) اسی طرح حوریں بھی عرض کرتی ہیں کہ اے خدائے ذوالجلال! اس با برکت مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے واسطے کچھ خاوند مقرر فرما دیجئے، چنانچہ جس شخص نے رمضان شریف کے مہینے میں اپنے نفس کی حفاظت کی اور کوئی نشہ آور چیز نہ

پی اور کسی مومن پر کوئی بہتان لگایا نہ ہی کوئی گناہ (کبیرہ) کیا تو اللہ جل شانہ (رمضان شریف) کی ہر رات میں اس بندہ کی سو حوروں سے شادی کر دیتے ہیں، اور اس کیلئے جنت میں ایک محل سونے چاندی، یاقوت اور زمرد کا تیار کر دیتے ہیں (اس محل کی لمبائی، چوڑائی کا یہ عالم ہے کہ) اگر ساری دنیا اکٹھی اس محل میں رکھ دی جائے (ایسی معلوم ہو جیسے دنیا میں کوئی بکریوں کا باڑہ ہو) یعنی دنیا جنت کے اس محل میں رکھ دی جائے تو بکریوں کے باڑے کی طرح چھوٹی سی معلوم ہوگی) اور جس شخص نے اس مبارک مہینے میں گناہ کبیرہ میں اپنے آپ کو ڈالے رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے سال بھر کے نیک اعمال ختم کر دیں گے۔

انسان واحد مخلوق ہے جو یہ جانتا ہے کہ کیا چیز اسے نقصان پہنچاتی ہے پھر بھی وہ شوق سے اسے استعمال کرتا ہے، اسے قاتل شوق ہی کہا جاسکتا ہے لیکن ایسے نفس کی تربیت کی جائے تو ہوسکتا ہے کہ وہ راہ راست پر آجائے۔ روزے کا کام یہی ہے کہ وہ نفس کو کفایت کرنے والے "کم" کی طرف لوٹاتا ہے اور نقصان دہ "زیادہ" سے روکتا ہے بشرطیکہ روزہ اللہ کی رضا اور قرب حاصل کرنے کیلئے رکھا جائے، اور اس نیت سے رکھے جانے والا روزہ محرومی کے ساتھ زندگی گزارنے کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ ہمارے پیارے رسول اللہ ﷺ اکثر صبح کے وقت اپنے گھر والوں سے دریافت فرماتے تھے کہ کچھ کھانے کو ہے؟ جب بتایا جاتا کہ کچھ نہیں تو محسن انسانیت، رحمت للعالمین حضرت محمد ﷺ روزہ کی نیت کر لیتے تھے کہ گویا کچھ ہوا ہی نہیں۔ خندہ پیشانی کے ساتھ وفدوں سے ملتے، مسائل پر غور وخوض اور فیصلے کیا کرتے تھے اور بغیر شک وشبہ کے اپنے پروردگار کی طرف سے رزق رسانی کا پورے بھروسے سے انتظار کرتے اور فرماتے تھے کہ

"پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔" (والضحیٰ)

معزز قارئین! یہ عظمت کے ذرائع میں سے ہے کہ انسان دنیا میں اپنی ضرورتوں کو محدود کر لے، یہی طریق کار حضرت علیؓ نے بتایا تھا "جس کو تم پسند کرتے ہو اس سے بے نیاز ہو جاؤ تو اس جیسے ہو جاؤ گے اور جس کو چاہتے ہو اس کے ضرورت مند رہو تو اس کے غلام بن جاؤ گے" جو درست طریقے سے روزے رکھتا ہو وہی ایسا کر سکتا ہے۔ روزہ آج کی ہماری مادی زندگی کے بالکل خلاف ہے کیونکہ غالب مادی نظریات صرف زمین، جسم اور دنیا سے واقف ہیں، آسمان، روح اور آخرت سے نہیں، وہ جو چاہیں کریں لیکن ہمیں تو اپنے پروردگار کو پہچاننا ہے، اس کے راستے پر چلنا ہے اس کیلئے روزہ رکھنا ہے اور اس کے پاس اپنا اجر جمع کرنا ہے۔

قارئین کرام! ہر عمل، ہر محنت ومشقت اور جدوجہد کسی خاص مقصد کے حصول کیلئے کی جاتی ہے، مسلمانوں پر رمضان شریف کے روزے فرض کرنے کی غرض وغایت اور مقصد کو اللہ تعالیٰ نے "لعلکم تتقون" کے دو لفظی جملے میں بیان فرما کر گویا دریا کو کوزے میں بند کر دیا، یعنی لوگو! یوں نہ سمجھنا کہ رمضان شریف کے روزے تم پر بغیر کسی غرض و غایت کے فرض کئے گئے، ایسی بات ہرگز نہیں، ان کی فرضیت کے پیچھے ایک عظیم مقصد کارفرما ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم تقویٰ و پرہیزگاری جیسی صفت سے موصوف ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس ماہ مبارک کا احترام کرنے اور روزے کو اس کی حقیقت وحکمت کے مطابق رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ (آمین)

بقیہ فضائل صدقہ وخیرات

کیا۔" (مسلم)

بعض لوگ اللہ کی خاطر صدقہ اور زکوٰۃ دے کر بعد میں ان پر احسان جتاتے ہیں یا ان کی بے عزتی کرتے ہیں، اسلام میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرۃ)

"جو لوگ اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر اس کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں نہ ایذا دیتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے، ان پر نہ تو کچھ خوف ہے اور نہ وہ اداس ہوں گے۔"

بلکہ اس کے بعد والی آیت میں ارشاد ہوا کہ ایسا صدقہ کرنا کہ جس صدقہ کے بعد لینے والے کو اذیت پہنچے اس سے بہتر ہے کہ اسے صدقہ نہ دیا جائے، صرف اچھی بات ہی کہی جائے کہ جس سے اس کو تکلیف نہ پہنچے۔ ارشاد ہوتا ہے:

"نرم بات کہنا اور معاف کر دینا اس صدقہ سے بہتر ہے، جس کے بعد ایذا رسانی ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار ہے۔" (بقرہ: ۲۶۳)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ

"سائل کو واپس نہ کرو بلکہ کچھ نہ کچھ اسے دو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو۔" (ابوداود: ۱۶۶۷)

مطلب یہ ہے کہ جو بھی میسر ہو وہی پیش کر دو، نہ دینے سے بہتر ہے کہ کچھ دے دو۔

اسلام یہ نہیں چاہتا کہ تم ہمیشہ اعلیٰ چیز صدقہ میں دو بلکہ اس میں اعتدال کی راہ ملحوظ خاطر رہے، نہ ہمیشہ اعلیٰ چیز صدقہ کریں نہ ہمیشہ گھٹیا چیز، بلکہ ضرورت پر اپنے محبوب ترین مال کو بھی راہ خدا میں خرچ کرنے پر ابھارا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾

"جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرو گے، ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔"

یہاں ایک بات کی طرف اشارہ کرنا چاہوں گا کہ عموماً لوگ مانگنے والوں کو تو دے دیتے ہیں مگر نہ مانگنے والے سفید پوش لوگ جو شرم وحیاء کی وجہ سے کسی سے مانگ نہیں سکتے، ایسے لوگوں کو بھی دینا چاہیے، بلکہ انہیں تلاش کر کے دینا چاہیے۔ قرآن حکیم میں انہیں سائل کے مقابلہ میں محروم (نہ مانگنے والا) کہا گیا ہے۔ کیونکہ نہ مانگنے کی وجہ سے اکثر وبیشتر لوگ جائز ضروریات پوری کرنے کے لیے صدقات وزکوٰۃ وغیرہ سے محروم رہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۙ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۙ﴾ (المعارج)

"اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی۔"

اسی طرح یہ بھی عرض کر دوں تو بے جا نہ ہوگا کہ صدقہ فطر جو کہ فقراء ومساکین کے لیے ہے تاکہ وہ لوگ بھی اس کے حصول کے بعد عید کی خوشیوں میں مسلمانوں کے ساتھ شریک ہو سکیں مگر یہاں پر اکثر وبیشتر مساجد ومدارس اور دیگر خیراتی اداروں کے ذمہ دار یہ بھی وصول کر کے ان غرباء کو اس سے محروم کر دیتے ہیں اور یہ پیسہ بڑی بڑی عمارتوں کی تعمیر وغیرہ میں لگا دیتے ہیں، یہ طریقہ ٹھیک نہیں۔ کم از کم صدقہ فطر ایسے محتاجوں میں تقسیم کریں جس سے وہ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ بھر سکیں اور اپنی جائز ضروریات پوری کر سکیں۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

فضائل صدقہ وخیرات

تحریر: جناب مولانا عبدالرحمن ثاقب

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝﴾ (الذریت)

''میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔''

اور عبادت مجموعہ ہے بدنی اور مالی عبادت کا۔ اسلام میں کلمۂ شہادت کے اقرار کے بعد نماز اور روزہ کا تعلق بدنی عبادت سے ہے تو زکوٰۃ کا تعلق صاحب استطاعت پر مال سے ہے اور حج کا تعلق مال اور بدن دونوں سے ہے۔

اسلام یہ چاہتا ہے کہ انسان اللہ کی بخشی ہوئی جسمانی اور مالی دونوں نعمتوں کو اللہ کے راستہ میں لگائے۔ اسی لیے قرآن حکیم میں ۸۲ مرتبہ نماز اور زکوٰۃ کا ایک ساتھ حکم دیا گیا ہے۔ زکوٰۃ صاحب استطاعت پر فرض ہے یعنی جن کو اللہ تعالیٰ نے ۸۵ گرام سونا یا ۴۹۸ گرام چاندی یا اس کے برابر فاضل دولت عطا فرمائی ہے اور اس پر ایک سال گزر چکا ہے تو ان پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے کہ وہ اس میں سے یا اس کی قیمت میں سے اڑھائی فیصد اللہ کے راستہ میں مستحقین پر خرچ کر دے۔ عموماً لوگ یہ فریضہ رمضان المبارک میں ادا کرتے ہیں تا کہ اس سے رمضان المبارک کے بے پایاں اجر وثواب سے مستفید ہو سکیں۔ کیونکہ رمضان المبارک میں ہر نیکی کا ثواب ستر درجہ سے شروع ہوتا ہے۔ جبکہ غیر رمضان میں دس درجہ سے شروع ہو کر سات سو تک پہنچتا ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے اس کے ثواب میں بے حساب اضافہ کرتا ہے۔

زکوٰۃ تو اہل نصاب پر فرض ہے مگر صدقہ وخیرات کی اہمیت ہر مسلمان کے لیے ہے' خواہ وہ صاحب زکوٰۃ ہو یا نہ ہو۔ ماہ رمضان المبارک میں اللہ کے نبی ﷺ کثرت سے صدقہ وخیرات اور جود وسخا فرماتے تھے۔

احادیث میں ہے کہ ''آپ ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ خیر کے کاموں میں سبقت لے جاتے تھے۔'' (بخاری: ۱۹۰)

اس سلسلہ میں چند آیات اور احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

صدقہ کی فضیلت قرآن کریم میں:

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝﴾ (البقرۃ)

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔''

ایک مقام پر یوں ارشاد ہوا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو' اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی اور نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔''

یہاں اہل ایمان سے کہا جا رہا ہے کہ اللہ کے دیئے ہوئے مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو کیونکہ آنے والا دن وہ ہے کہ نہ وہاں خرید وفروخت کر سکتے ہیں نہ دوستیاں کام دیں گی نہ سفارشیں کام آئیں گی' وہاں ایمان وعمل صالح کے علاوہ کوئی چیز کام آنے والی نہیں۔

''اے ایمان والو! جو ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہو' اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تجارت ہے نہ دوستی اور نہ شفاعت اور کافر ہی ظالم ہیں۔''

ایک اور جگہ ارشاد ہوا ہے:

﴿وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝﴾ (الحشر)

''بات یہ ہے کہ جو بھی اپنے نفس کی حرص سے بچیں وہی کامیاب اور بامراد ہیں۔''

یعنی بخل اور کنجوسی سے بچ کر اللہ کی راہ میں سخاوت اور فیاضی سے کام لو۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے دیئے ہوئے مال کو اس کی راہ میں خرچ کرنے کو قرض حسنہ دینے سے تعبیر کیا ہے اور اسے بڑھا چڑھا کر واپس کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۭ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۠ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے' اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے گا' اللہ ہی تنگی اور کشادگی کرتا ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

عموماً آدمی کو مرتے وقت احساس ہوتا ہے کہ کاش میں اپنی زندگی میں یہ مال ودولت اللہ کے راستے میں خرچ کر کے اپنی آخرت بنا لیتا تو اچھا تھا مگر میں نے زندگی میں یہ نہیں کیا' اگر مجھے ایک لمحہ کی مہلت مل جائے تو میں ساری دولت اللہ کے راستے میں خرچ کر دوں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝﴾ (المنفقون)

''اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے اس میں سے ہماری راہ میں اس سے پہلے خرچ کرو کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو کہنے لگے' اے میرے پروردگار! مجھے تو تھوڑی دیر کے لیے

مہلت کیوں نہیں دیتا کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔''

لیکن وقت مقررہ آنے کے بعد اس میں ایک لمحہ کی بھی تقدیم وتاخیر نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُونَ ﴾ (یونس)

''جب ان کا آخری وقت آپہنچتا ہے تو ایک پل بھی آگے یا پیچھے نہیں کر سکتے۔''

صدقہ کی فضیلت حدیث نبوی میں:

اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کو وہ صدقہ وخیرات زیادہ پسند ہے جو زندگی اور صحت کی حالت میں کیا جائے۔'' (بخاری)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''زندگی اور تندرستی کی حالت میں ایک درہم خیرات کرنا موت کے وقت سو درہم خیرات کرنے سے بہتر ہے۔'' (ابوداود)

آپ ﷺ نے فرمایا:

''صدقہ وخیرات کرنے سے آنے والی بلائیں اور مصیبتیں رک جاتی ہیں' لہٰذا صدقہ وخیرات میں جلدی کرو۔''

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے سے مال ودولت میں کمی نہیں آتی' بلکہ اس میں اللہ پاک بیش بہا برکت عطا فرماتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ﴾ (سبأ)

''تم جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اس کا پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔''

اللہ کے راستے میں علانیہ اور خفیہ دونوں طریقوں سے خرچ کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴾ (البقرة)

''جو لوگ اپنے مالوں کو رات دن چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کے رب تعالیٰ کے پاس اجر ہے اور نہ انہیں خوف ہے اور نہ غمگینی۔''

بعض علماء نے کہا ہے کہ زکوٰۃ علانیہ خرچ کرنا چاہیے اور دیگر صدقات وخیرات چھپا کر' جہاں لوگوں کو ترغیب دلانا ہو وہاں پر علانیہ خرچ کرنا چاہیے اور جہاں یہ مقصود نہ ہو وہاں چھپا کر۔ بہر حال علانیہ خرچ کریں یا چھپا کر دونوں صورتوں میں نیت صحیح ہو کہ اللہ کی رضا کی خاطر خرچ کریں' ریا ونمود کا اس میں دخل نہ ہو۔

کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ] (بخاري)

''تمام کاموں کا دارومدار نیت پر ہے۔''

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''جس نے حلال کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا (اور اللہ تعالیٰ حلال کمائی ہی قبول کرتا ہے) تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے لیتا ہے اور اپنے پاس اس کی اس طرح پرورش کرتا ہے جس طرح کہ کوئی بچھڑے کی پرورش کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔'' (بخاری: ۱۰۱۴)

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ صدقہ وخیرات حلال کمائی سے کرنا چاہیے کیونکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ پاک ہے اور پاکیزہ چیز ہی کو قبول فرماتا ہے۔''

''روز قیامت سورج جب سر پر ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا اور ہر شخص اپنے گناہوں کے بقدر پسینہ میں ڈوبا ہوا ہو گا تو اس وقت اس کا صدقہ اس پر سایہ کرے گا۔''

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ پاک روز قیامت صدقہ وخیرات کرنے والے کے میزان عمل میں پہاڑ کی طرح اجر وثواب عطا فرمائے گا۔

صدقہ' وخیرات کرنے والوں کے لیے اللہ کے فرشتے بھی اللہ سے دعا کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''ہر روز دو فرشتے زمین پر اترتے ہیں' ایک یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! سخی اور خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ عطا فرما' دوسرا کہتا ہے' اے اللہ! بخیل کا مال ضائع کر دے۔'' (بخاری: ۱۴۴۲)

صدقہ روز قیامت صدقہ کرنے والے پر سایہ کرے گا۔ جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''روز قیامت سورج جب سر پر ایک میل کے فاصلہ پر ہو گا اور ہر شخص اپنے گناہوں کے بقدر پسینہ میں ڈوبا ہوا ہو گا تو اس وقت اس کا صدقہ اس پر سایہ کرے گا۔'' (صحیح الجامع للالبانی: ۴۵۱۰)

چھپا کر صدقہ کرنے والے عرش الٰہی کے سائے تلے جگہ پائیں گے' جس دن اس کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہو گا' جیسا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

''سات قسم کے لوگ عرش الٰہی کے نیچے جگہ پائیں گے' جس دن اس کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہو گا' ان میں سے ایک وہ شخص ہے جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ کیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔'' (بخاری: ۱۴۲۳)

صدقہ وخیرات سے متعلق آپ ﷺ کے ارشادات عالیہ:

- ''صدقہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو ختم کر دیتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔'' (ترمذی)
- ''افضل صدقہ بھوکے کو پیٹ بھر کر کھلانا ہے۔'' (بیہقی)
- ''صدقہ کرنے والوں کو صدقہ قبر کی گرمی سے بچائے گا۔'' (الصحیحہ للالبانی: ۴۳۸۴)
- ''کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کر کے جہنم کی آگ سے بچ جاؤ۔'' (اللؤلؤ والمرجان)
- ''اگر صدقہ وخیرات کرنے کے لیے کچھ بھی نہ ہو تو خندہ پیشانی سے ایک میٹھا بول ہی کہہ دو' یہ بھی صدقہ ہے۔'' (اللؤلؤ والمرجان: ۵۹۷)
- ''حسد (رشک) دو قسم کے آدمیوں میں جائز ہے' ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کی دولت سے نوازا ہے اور وہ رات دن اس کو پڑھتا ہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور وہ اسے رات دن خرچ کرتا ہے۔'' (بخاری: ۵۰۲۵)
- ''صدقہ کرو' کیونکہ یہ تمہیں دوزخ سے محفوظ رکھے گا۔'' (طبرانی)

اسلام میں بخل اور کنجوسی کی مذمت:

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کنجوسی اور بخالت سے بچو' کیونکہ اس برائی نے پہلے لوگوں کو ہلاک وبرباد کیا۔ اس چیز نے انہیں خون بہانے اور حرام چیزوں کو حلال کرنے پر آمادہ

باقی صفحہ 11 پر

مسائل اعتکاف

تحریر: جناب مولانا عبدالرحمن ندوی

[العُکُوفُ] کے معنی ہیں تعظیماً کسی چیز پر متوجہ ہونا اور اس سے وابستہ رہنا اور [عَکَفْتُهُ عَلٰی کَذَا] کے معنی کسی چیز پر روک رکھنا۔ اصطلاح شریعت میں [الاعتکاف] کے معنی عبادت کی نیت سے مسجد میں تقرب الٰہی کی خاطر رہنے کے ہیں۔ (مفردات القرآن)

اعتکاف کی مشروعیت:

امت کے تمام فقہاء وعلماء کا اس کی مشروعیت پر اجماع ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں ہمیشہ اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہ سنت ہے۔

اگر کسی نے اعتکاف کی نذر مانی ہے تو اس پر واجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ نَّذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ] (بخاری)

''اگر کسی نے اللہ کی اطاعت (عبادت) کی نذر مانی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

[کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ.]

نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دے دی۔ آپ کے بعد آپ کی ازواج اعتکاف کرتی رہیں۔ (متفق علیہ)

بلکہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کا اعتکاف چھوٹ گیا تو آپ نے شوال کے آخری دس دنوں میں اس کی قضا کی۔ (بخاری: ۳/۶۳)

زندگی کے آخری سال آپ نے بیس روز کا اعتکاف فرمایا تھا۔ (بخاری: ۳/۶۷)

اعتکاف کا مقصد:

اعتکاف کا مقصد تقرب الٰہی ہے یعنی بندہ اپنے آپ کو دنیا کی تمام مصروفیات سے علیحدہ کر کے مسجد میں دس دن گوشہ نشین ہو جاتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ یہ دس دن انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ عبادات میں گذارے نوافل پڑھے ذکر واستغفار تسبیح وتحمید دعاؤں اور دینی درس وتدریس میں مشغول رکھے۔ یہ ایک عظیم عبادت ہے۔ اس کا ایک مقصد لیلۃ القدر کی تلاش بھی ہے جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے۔ (فوائد سلفیہ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

[کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَجْتَهِدُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ لَا یَجْتَهِدُ فِیْ غَیْرِهٖ.] (مسلم)

رسول اللہ ﷺ عشرہ اواخر میں عبادت میں جو کوشش فرماتے وہ دوسرے ایام میں نہیں فرماتے تھے۔

اعتکاف کی ابتداء:

رمضان کے پورے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت ہے۔ جو شخص اعتکاف کرنا چاہتا ہے اس کے لیے افضل ہے کہ وہ بیس رمضان کی فجر سے ہی مسجد میں اپنے اعتکاف کی مقرر کردہ جگہ میں داخل ہو جائے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

[کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّعْتَکِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَکَفَهٗ.]

''جب رسول اللہ ﷺ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ مسجد میں داخل ہوتے۔'' (بخاری، مسلم)

معتکف کے لیے ضروری چیزیں:

اعتکاف مسجد میں کرنا ضروری ہے کسی بھی مسجد میں اعتکاف کیا جا سکتا ہے لیکن ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا چاہیے جس میں نماز جمعہ کا بھی اہتمام ہو۔ (جامع مسجد میں۔) (ابوداود: ۲۴۷۲)

اعتکاف کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسجد کے کسی گوشہ میں اعتکاف کے لیے جگہ متعین کر لے۔ بہتر ہے کہ کسی چیز سے گھیر کر حجرہ نما بنا لے تا کہ عبادات میں یکسوئی رہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

[کَانَ اِذَا اعْتَکَفَ طُرِحَ لَهٗ فِرَاشُهٗ اَوْ یُوْضَعُ لَهٗ سَرِیْرُهٗ وَرَآءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ.]

نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ کے لیے بستر بچھایا جاتا یا آپ ﷺ کی چارپائی ستون توبہ کے پیچھے رکھی جاتی۔ (ابن خزیمہ)

اسی طرح سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

[اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِعْتَکَفَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْکِیَّةٍ عَلٰی سُدَّتِهَا حَصِیْرٌ.]

رسول اللہ ﷺ نے ترکی خیمہ میں اعتکاف فرمایا اور اس کے دروازے پر چٹائی تھی (تا کہ کسی کی نظر نہ پڑے) (مسلم: ۲۱۵)

اس کے بغیر بھی عام آدمی کی طرح مسجد میں اعتکاف کر سکتے ہیں۔ (فقہ السنہ: ج۱ ص۴۸۴)

معتکف کے لیے اجازت:

اعتکاف کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ سوائے ضروری حاجات بشری کے پاخانہ پیشاب وغیرہ کے مسجد سے باہر نہ نکلے۔ ایسی ضروریات کے لیے اپنے مکان بھی جا سکتا ہے۔ جس مسجد میں اعتکاف کیا گیا ہے اگر وہاں جمعہ کی نماز نہ ہوتی ہو تو جامع مسجد جا سکتا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

[وَکَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ اِذَا کَانَ مُعْتَکِفًا]

''جب آپ ﷺ معتکف ہوتے تو گھر میں بشری قضائے حاجات ہی کے لیے تشریف لاتے۔'' (بخاری ومسلم)

ممنوعاتِ اعتکاف:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ﴾ (البقرہ: ۱۸۷)

''مسجدوں میں اعتکاف کی حالت میں بیویوں سے مباشرت وغیرہ نہ کرو۔''

''اعتکاف کی حالت میں عورت سے کسی قسم کی مباشرت جائز نہیں۔'' (بخاری ومسلم)

بلاوجہ واشد ضروری حاجت کے بغیر مسجد سے باہر نہ نکلے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

[السُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَنْ لَّا يَعُودَ مَرِيضًا، وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً، وَلَا يَمَسَّ امْرَاَةً، وَّلَا يُبَاشِرَهَا، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ، اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ] (ابوداود: ۲۴۷۲)

معتکف کے لیے سنت ہے کہ کسی بیمار کی عیادت نہ کرے جنازہ میں حاضر ہو اور نہ عورت کو چھوئے اور نہ مباشرت وجماع کرے اور پیشاب وپاخانے کی حاجت اور بہت ضروری حاجت کے علاوہ کسی اور ضرورت وحاجت سے نہ نکلے۔'' (ابوداود)

اظہار تعزیت

دارالعلوم رحمانیہ اڈا لاریاں منڈی فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مدیر اعلیٰ ہفت روزہ اہل حدیث جناب بشیر احمد انصاری کے بڑے بھائی اور ہفت روزہ اہل حدیث کے پیسٹنگ انچارج جناب سعید ساجد کی والدہ محترمہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے حزن وملال کا اظہار کیا گیا اور مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں کو معاف فرما کر انہیں بہشت بریں عطا فرمائے اور پسماندگان کو اللہ تعالیٰ اس سانحہ فاجعہ پر صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: صاحبزادہ شاہد محمود سعیدی خادم دارالعلوم رحمانیہ فاروق آباد

مولانا محمد حنیف محمدی کی ضمانت پر رہائی!

مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل کوٹ رادھا کشن کے ناظم تبلیغ مولانا محمد حنیف محمدی جو کہ کوٹ رادھا کشن کے قریبی چک میں افسوسناک واقعہ میں راستے سے گزرتے گرفتار ہوئے تقریباً سات ماہ کی نظر بندی کے بعد ان کی ضمانت پر رہائی ہوئی ہے۔ اس مقدمہ سے باعزت بری ہونے پر اللہ تعالیٰ کے بے حد شکر گزار ہیں۔

دعا گو: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹ رادھا کشن لاہور

برائے اطلاع

قاری یٰسین بلوچ صاحب کا رابطہ نمبر درج ذیل ہے۔

0345-1112369

صبر واستقامت کا ماہِ مبارک

تحریر: جناب محمد سلیم چنیوٹی

اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اس کے فضل خاص سے مومنوں پر ایک مرتبہ پھر اس کی رحمتوں بھرا مہینہ مبارک ''رمضان'' سایہ فگن ہے۔ گنتی کے دن ہیں اور ہاتھوں کے پوروں پر گنے جا سکتے ہیں۔ سخت گرمیوں میں اللہ کے بندوں اور اس کی نیک بندیوں نے ماہ مبارک کی راتیں قیام کرتے اور دن کے روزے رکھ کر زبانوں سے تلاوتِ قرآن سے اپنے سینوں میں نورِ ایمان میں اضافہ کر کے اپنے اللہ کی رحمتوں کو اپنی جھولیوں میں سمیٹنا شروع کر دیا ہے۔ گویا یہ پر رحمت اور پر بہار ماہ مبارک ہے جس میں نیکیوں کے درجات بڑھائے جاتے اور ان کا اجر کئی گنا زیادہ کر دیا جاتا ہے۔ یہ ماہ مبارک غم گساری اور کمزوروں، غریبوں، یتیموں، طالب علموں، سفید پوشوں اور مساکین وبیوگان کے ساتھ ہمدردی کا مہینہ ہے۔

اس ماہِ مبارک میں کی گئی نیکی کا اجر جس طرح بڑھتا ہے اسی طرح گناہ کرنے والے کو بھی اپنے گناہوں سے رکنے کا کہا گیا ہے۔ اس کے لیے فرمایا گیا [یا باغی الشر اقصر] ''اے گناہ کرنے والے رک جا'' اور نیکی کرنے والے سے کہا گیا [یا باغی الخیر اقبل] کہ ''نیکی کرنے والے آگے بڑھ۔''

رمضان المبارک کا ہر لمحہ بابرکت، ہر لمحہ پر رحمت اور مغفرت واستغفار کرنے کا موسم بہار ہے۔ انسان کے لیے مقام غنیمت ہونا چاہیے کہ وہ جو بھی نیکی کرے وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لیے کرے۔ ریاکاری، شہرت کے لیے نہیں بلکہ خلوص نیت سے اپنے مالک وخالق کی رضا جوئی کے لیے اللہ کے اس مہمان مہینے کا اکرام واحترام جاری رکھے۔ صبر واستقامت کا دامن تھامے رہے۔ یہ مہینہ عبادت وریاضت کا مہینہ ہے۔ اس مہینے میں قرآن کریم نازل ہوا۔ اس ماہِ مبارک میں اللہ کے بندے اور بندیاں اس کی تلاوت میں کثرت کرتے ہیں۔ اس میں ایک رات ایسی بھی اللہ کریم نے مقرر فرما دی کہ جس کا اجر اور عبادت کا درجہ ہزار مہینوں کی عبادت سے بھی زیادہ رکھ دیا گیا۔ یہ مبارک رات رمضان المبارک کے آخری عشرے میں طاق راتوں میں آتی ہے اور اس کے پانے والے خوش نصیب ہوتے ہیں۔ اپنے اللہ سے عفو وکرم کے طالب ہوتے ہیں۔ [اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا] کے وظیفے کو اپنی زبانوں کی زینت بناتے ہیں۔

رمضان المبارک کی سب سے بڑی عبادت راتوں کا قیام، یعنی نوافل کی کثرت، نماز تراویح میں قرآن کریم کی سماعت، دیکھ کر یا زبانی قرآن عظیم کی تلاوت اور پھر دن کا روزہ رکھنا۔ غیبت، ریا کاری، جھوٹ، چغلی، عیب تلاش کرنا، کسی مسلمان کی جاسوسی کرنا، کسی کو حقیر سمجھنا، کسی کو کم تر اور خود کو بڑا سمجھنا ان سب باتوں اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا یقیناً رمضان کی رحمتیں سمیٹنے کا سبب ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کی زندگی میں رمضان المبارک آیا اور انہوں نے اسے عظمت دی، احترام کیا اور اس کے روزے رکھے اور صحیح محنت کر لی اور اپنی بخشش کا کچھ سامان کر لیا تو یہ بہت بڑی بات ہے اور اپنے اللہ کی رضا ہے جو حاصل کر لی گئی۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ!

اس ماہ مبارک کا ہر لمحہ ہی مغفرت کے حصول والا، رحمت اور بخشش والا اور آگ سے آزادی حاصل کرنے کا ذریعہ بن سکتا ہے کہ ہم چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، دعائیں کرتے رہیں۔ استغفار کرتے رہیں۔ حصولِ رزق کے لیے سچ کو اختیار کریں۔ دغا، فریب، دھوکہ اور فضول باتوں سے پرہیز کریں۔ اکرام مسلم اور احترام انسانیت کریں۔ صدقہ اور خیرات کے کاموں میں اپنے قدموں کو بڑھائیں۔ کمزوروں، غرباء ومساکین کا خاص خیال رکھیں۔ کسی کمزور کی دعا لینا بھی ایک اعلیٰ درجے کی فضیلت ہے کہ مظلوم کی دعاؤں سے عرش عظیم بھی کانپ اٹھتا ہے۔ ظلم وتعدی سے بچیں، غرور وتکبر، فخر ونخوت چھوٹی نہیں بہت بڑی برائیاں ہیں۔ ان سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بچنے کی نصیحت کرنا بھی اجر والے کام ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق سے نوازے۔ آمین!

جنت کی نعمتیں

تحریر
جناب حافظ محمد زکریا یزدانی

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے جا بجا جنت کی تفصیلات بتاتے ہوئے پانی کے چشموں، دودھ، شہد اور شراب کی نہروں، پھلوں، باغات، گھنے سایوں، ٹھنڈی چھاؤں، پرندوں کے گوشت، نادر اور قیمتی مسندوں اور حور وقصور کا ذکر فرمایا ہے۔ آیئے جنت بنانے والے اور جنت کی خبر لانے والے سے پوچھیں کہ جنت کیسی ہے؟

جنت کے مختلف نام:

جَنَّتُ عَدْنٍ، جَنَّتُ النَّعِيْمِ، جَنَّتُ الْمَاوٰى، جَنَّتُ الْخُلْدِ، جَنَّتُ الْفِرْدَوْسِ، دَارُالسَّلَام، دَارُالْمَقَامَة، دَارُالْحَيَوَانِ، مَقَامٌ اَمِيْنٌ، مَقْعَدُ صِدْقٍ، دَارُالْمُتَّقِيْنَ، دَارُ الْقَرَارِ، دَارُالْاٰخِرَة

مرنے کے بعد دوسری زندگی میں ہر انسان کی آخری منزل جنت ہے یا جہنم، جیسا کہ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

﴿فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝﴾ (الشوریٰ)

''ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔''

آیئے سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جنت کا تذکرہ کس طرح کیا ہے اور اہل جنت کے اوصاف کون سے بیان کیے ہیں؟

جنت کے اوصاف قرآن مجید میں:

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: جنتی لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کا استقبال کرنے والے فرشتے (سَلَامٌ عَلَيْكُمْ) السلام علیکم کہہ کر ان کا استقبال کریں گے۔ (طِبْتُمْ) بہت اچھے رہے، کہہ کر انہیں مبارکباد دیں گے جس پر جنتی لوگ (اَلْحَمْدُ لِلّٰه) کہہ کر اللہ رب العزت کا شکریہ ادا کریں گے۔ (سورہ زمر 74.75)

اہل جنت ہر سانس کے ساتھ اللہ رب العزت کی تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰه) اور (اَلْحَمْدُ لِلّٰه) کہیں گے، جب ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے تو السلام علیکم کہیں گے، باہمی گفتگو کے خاتمہ پر (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ) کے پاکیزہ کلمات ادا کریں گے۔ (سورہ یونس: 10)

''جنتی لوگ کوئی فضول، بے ہودہ، فحش، جھوٹی اور لغو بات نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے۔'' (واقعہ: 52)

جنت کی حوریں اہل جنت کے لئے یقینا سامان لذت مہیا کریں گی لیکن یہ حوریں آوارہ مزاج، بے پردہ اور بے حیا نہیں ہوں گی نہ ہی غیر محرموں سے آنکھیں ملانے والی ہوں گی، بلکہ انتہائی شرم وحیا کی ملکہ، نیک سیرت، باپردہ ہوں گی جنہیں اس سے پہلے کسی انسان نے چھوا یا (دیکھا) تک نہ ہوگا۔ صرف اپنے ہی شوہروں سے پیار کرنے والیاں ہوں گی۔ (رحمن: 56 تا 70)

اہل جنت کو اللہ رب العزت کی طرف سے سلام

﴿سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝﴾ (یٰس)

''مہربان پروردگار کی طرف سے انہیں (سلام) کہا جائے گا۔''

اللہ رب العزت کا یہ سلام فرشتے اہل جنت کو پہنچائیں گے۔ بعض کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت اہل جنت کو خود سلام سے نوازیں گے۔

فرشتے بھی اہل جنت کو سلام کہیں گے:

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝﴾ (الزمر)

جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے اُن کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آجائیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور وہاں کے نگہبان اُن سے کہیں گے: تم پر سلام ہو، تم پاکیزہ ہو، تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔

اہل ایمان وتقویٰ بھی گروہوں کی شکل میں جنت کی طرف لے جائے جائیں گے، پہلے مقربین، پھر ابرار، اس طرح درجہ بدرجہ، ہر گروہ ہم مرتبہ لوگوں پر مشتمل ہو گا، مثلاً: انبیاء، انبیاء کے ساتھ، صدیقین اور شہداء اپنے ہم جنسوں کے ساتھ۔ علماء اپنے اقران کے ساتھ، یعنی ہر صنف اپنی ہی صنف یا اس کی مثل کے ساتھ ہوگی۔

اہل جنت ایک دوسرے کو سلام کہیں گے

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهْدِيْهِمْ رَبُّهُمْ بِاِيْمَانِهِمْ ۚ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (یونس)

''یقینا جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک کام کیے ان کا رب ان کو ان کے ایمان کے سبب ہدایت کرے گا نعمت کے باغوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ ان کے منہ سے یہ بات نکلے گی: (سبحان اللہ) اور ان کا باہمی سلام یہ ہوگا (السلام علیکم) اور ان کی اخیر بات یہ ہوگی (الحمد للہ رب العالمین) کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہاں کا رب ہے۔''

یعنی اہل جنت، اللہ کی حمد وتسبیح میں ہر وقت رطب اللسان رہیں گے۔ جس طرح حدیث میں آتا ہے کہ

''اہل جنت کی زبانوں پر تسبیح وتحمید کا اس طرح الہام ہوگا جس طرح سانس الہام کیا جاتا ہے (صحیح مسلم: 2835)

اللہ کی رضامندی اور خوشنودی

﴿يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝﴾ (التوبۃ)

انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت اور رضامندی کی اور جنتوں کی، ان کے لیے وہاں دائمی نعمتیں ہیں، وہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے فرمایا:

ان ایمان دار مردوں اور عورتوں سے اللہ رب العزت نے ان جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے، جن کے

نیچے نہریں بہ رہی ہیں، جہاں وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، اور ان صاف ستھرے پاکیزہ محلات کا جو ان ہمیشگی والی جنتوں میں ہیں، اور اللہ رب العزت کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے، یہی زبردست کامیابی ہے۔ (سورہ التوبہ:72)

اللہ کی رضامندی جنت سے بھی بڑی نعمت ہے

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب جنت والے جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ رب العزت فرمائے گا: کیا (مزید) کسی چیز کی خواہش ہے، تاکہ وہ بھی دے دوں؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے ربّ! جو کچھ تو نے عطا کیا، اس سے مزید بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے (کہ اس کی خواہش کی جائے) وہ کہے گا: (تم سے) میرا راضی ہو جانا سب سے بڑی (نعمت) ہے۔ (الصحیحہ:1336)

جنت کے پھل اور اہل جنت کی بیویاں

﴿وَ بَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ)

''اور ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو ان جنتوں کی خوشخبریاں سنا دو جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ جب کبھی وہ پھلوں کا رزق دیے جائیں گے اور ہم شکل لائیں گے تو کہیں گے یہ وہی ہے جو ہم اس سے پہلے دیے گئے تھے، اور ان کے لیے بیویاں ہیں صاف ستھری اور وہ ان جنتوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

(مُتَشَابِهًا) کا مطلب یا تو جنت کے تمام میووں کا آپس میں ہم شکل ہونا ہے یا پھر دنیا کے میووں کے ہم شکل ہونا۔ تاہم یہ مشابہت صرف شکل یا نام کی حد تک ہوگی، ورنہ جنت کے میووں کے مزے اور ذائقے سے دنیا کے میووں کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ جنت کی نعمتوں کی بابت حدیث میں ہے کہ نہ کسی آنکھ نے انہیں دیکھا، نہ کسی کان نے انہیں سنا (اور دیکھنا سننا تو کجا) کسی انسان کے دل میں ان کا گمان بھی نہیں گزرا۔ (بخاری)

جنتی نہریں

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَ سُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ۝﴾ (محمد)

اس جنت کی صفت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ کہ اس میں کبھی خراب نہ ہونے والی پانی کی نہریں، اور ایسی دودھ کی نہریں ہیں جس کا ذائقہ کبھی نہیں بدلے گا، اور ایسی شراب کی نہریں ہیں، جن میں پینے والوں کو بڑی لذت ملے گی۔ اور نہریں ہیں شہد کی جو صاف ہے اور ان کے لیے وہاں ہر قسم کے میوے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے، کیا یہ اس کی مثل ہے جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہوگا اور اسے گرم کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ کر رکھ دے گا۔

سیدنا حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں ایک پانی کا سمندر ہے اور ایک شہد کا، اور ایک دودھ کا اور ایک شراب کا سمندر ہے پھر ان سے نہریں پھوٹتی چلی جاتی ہیں۔ (الترمذی)

اچھی قیام گاہ

﴿خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝﴾

''اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ بہت اچھی جگہ اور عمدہ مقام ہے۔'' (الفرقان)

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

''جنت عدن کے بہترین بنگلے ملیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہوگی۔'' (الصف:12)

جنت کے بازار

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں ایک بازار ہوگا، جس میں لوگ ہر جمعہ کو آیا کریں گے، اس میں ڈھیروں کستوری ہو گی، پس شمال سے ایک ہوا چلے گی، جو ان کے چہروں اور کپڑوں میں کستوری کی خوشبو بکھیر دے گی، جس سے ان کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا، پس جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس آئیں گے، تو ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو ان کے گھر والے ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! تم تو حسن و جمال میں پہلے سے زیادہ بڑھ گئے ہو۔ وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! تم بھی ہمارے بعد حسن و جمال میں بڑھ گئے ہو۔ (صحیح مسلم)

جنت کے خیمے

ابوبکر بن ابوموسیٰ بن قیس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مومن کے لیے جنت میں ایک جوف دار موتی کا خیمہ ہوگا، جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی، اس میں مومن کے کئی گھر والے ہوں گے، مومن ان پر گھومے گا تو ان کا بعض دوسرے بعض کو نہیں دیکھ سکے گا۔ (صحیح البخاری)

دیدار الٰہی

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝﴾ (القیامۃ)

''اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔''

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

جو لوگ نیک عمل کریں گے انہیں جنت ملے گی، اور اللہ کا دیدار نصیب ہوگا، اور ان کے چہروں پر نہ کدورت چھائے گی اور نہ ذلت، یہ لوگ جنت میں رہنے والے ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (یونس:26)

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ رب العزت فرمائے گا: کسی چیز کی ضرورت ہے، وہ میں تمہیں عطا کر دوں؟ وہ کہیں گے: اے اللہ! تو نے ہمارے چہرے روشن کر کے جنت میں داخل کیا اور جہنم سے نجات دی (اب کیا چاہیں گے) پھر پردہ ہٹا دیا جائے گا، وہ اللہ رب العزت کے چہرے کا دیدار کریں گے، اللہ کے دیدار سے بڑھ کر انہیں کوئی چیز نہ دی جائے گی۔ (جاری ہے)

منزل کی تمنا ہے تو کر جہدِ مسلسل ..... خیرات میں جُبّہ ودستار نہیں ملتے

قائم مقام ناظم اعلیٰ مرکزیہ حبیب آباد میں

جامع مسجد بلال اہل حدیث حبیب آباد میں ایک خوبصورت افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا جس میں شہر کے معززین جماعت' عہدیداران اہل حدیث یوتھ فورس' مقامی خطباء کرام اور سیاسی سماجی شخصیات سمیت مخیر حضرات نے شرکت فرمائی۔ جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے مولانا محمد نعیم بٹ گوجرانوالہ سے تشریف لائے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا جس کی سعادت جناب حافظ عبدالوحید نے حاصل کی اور نعت رسولِ مقبول محترم حافظ محمد طیب نے پیش کی۔ جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب حافظ منیر احمد نے انجام دیئے۔ مہمان خصوصی نے اپنی گفتگو میں کہا کہ جماعتوں میں مختلف لوگ موجود ہوتے ہیں کوئی امیر ہے تو کوئی غریب' کوئی طاقتور ہے تو کوئی کمزور' کوئی جمالی طبیعت کا مالک ہوتا ہے تو کوئی جلالی۔ کوئی شہری اور کوئی دیہاتی ہوتا ہے۔ کوئی قیادت کے لائق اور کوئی ورکری میں عظمت پاتا ہے۔ غرضیکہ خداوند کریم کا نظام ہے کہ جماعت اسی گلدستہ کا نام ہے۔ پھر کئی جماعتیں ہیں' کئی عقیدے' نظریے اور مسالک موجود ہیں جن میں ایک مسلک اہل حدیث ہے کہ عبادت خدا کی جس نے ہمیں پیدا فرمایا اور اطاعت مصطفیٰ کی جس کو خالق نے ہمارا رہبر ورہنما بنا کر مبعوث فرمایا۔ پھر اپنی توحید اور اس راہبر کی رسالت کا کلمہ پڑھوایا' کامیاب زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں آخرت کی کامیابی کا گر سکھایا۔ لہٰذا ہمیں ان راہنما اصولوں کی روشنی میں اپنی امتحانی زندگی گذارنا چاہیے' کیونکہ پیغمبر کی بات باتوں کی پیغمبر ہوا کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مضبوط تنظیم' باہمی بھائی چارہ' عدل وانصاف' مسلسل جد وجہد' خوش اخلاقی' اخوت ومروت' حفظ مراتب جیسے بے شمار سنہری اصول بتائے ہیں جن پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ایک سچی جماعت ہونے کے ناطے ہمیں ایسا کردار ادا کرنا چاہیے کہ دیکھنے والا دشمن بھی کہہ اٹھے کہ اگر اُمتی ایسا ہے تو نبی کیسا ہوگا۔ انہوں نے اپنی گفتگو میں تبلیغی' اصلاحی' سیاسی اور تنظیمی رنگ خوب بھرا جس سے محفل میں ایک نیا جذبہ پیدا ہوا اور حاضرین نے امیر جماعت پروفیسر ساجد میر کی امارت' حافظ ڈاکٹر عبدالکریم کی نظامت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ پروگرام کے انعقاد میں قاری فاروق اعظم صدر AYF' جنرل سیکرٹری مبشر رحمان سلفی' قاری حبیب الرحمٰن ناظم حبیب آباد' ناظم تبلیغ مولانا محمد طارق ثاقب' ناظم نشر واشاعت حافظ عبدالوحید اور امیر تحصیل پتوکی قاری محمد زبیر مجاہد پیش پیش تھے۔ جبکہ اس موقع پر جناب عبدالباری ذوق اور ناظم ضلع قصور حافظ حسن محمود' مولانا نذیر احمد سرپرست حبیب آباد قصور' قاری عبدالرشید نائب امیر حبیب آباد' مولانا حبیب الرحمٰن ناظم نشر واشاعت حبیب آباد بھی تشریف فرما تھے۔ پروگرام نماز مغرب کے بعد پرتکلف کھانے پر اختتام پذیر ہوا۔

اعلان نامزدگی

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر جناب سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے مولانا عبدالرشید حجازی کو ان کی دینی وجماعتی خدمات کو سراہتے ہوئے مرکزی نائب امیر نامزد کیا ہے۔ امید ہے وہ پہلے سے بڑھ کر تنظیمی ودینی امور میں دلچسپی لیں گے اور اپنی صلاحیتوں اور وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے استحکام اور وقار وترقی کے لیے سعی وجدوجہد فرمائیں گے۔

منجانب: حافظ بابر فاروق رحیمی' ناظم مرکزی سیکرٹریٹ
106 راوی روڈ۔ لاہور

ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس کی رحیم یار خان میں تشریف آوری

تحصیل ناظم رحیم یار خان صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری کی دعوت پر 30 اپریل 2015ء بروز جمعرات رات 8 بجے انٹرنیشنل شیخ زاید ایئرپورٹ رحیم یار خان پر میاں محمود عباس (ناظم اعلیٰ پنجاب) تشریف لائے۔ کارکنان کے ہجوم میں میاں صاحب کو تحصیل امیر مرزا افتخار بیگ' تحصیل ناظم صاحبزادہ ثناء اللہ شاہد قصوری کی معیت میں مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث سٹی رحیم یار خان لایا گیا' نماز عشاء کی امامت فرمائی اور مختصر درس حدیث ارشاد فرمایا۔ علی الصبح جمعہ مرکز ہذا میں جمعہ کی فضیلت پر درس دیا۔ 10 بجے ایکسپریس فورم میں تحصیل ناظم صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری تحصیل امیر مرکز افتخار بیگ کے ساتھ شرکت کی اور جماعتی پالیسی سے میڈیا کو آگاہ کیا۔ تحفظ حرمین شریفین پر اپنا موقف بیان کیا۔ آپ نے فرمایا حرمین شریفین کے تحفظ پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہے۔ قائدین' کارکنان مرکزیہ اپنی جان ومال تو قربان کرسکتے ہیں مگر کوئی اور راستہ نہیں نکال سکتے۔ 12:30 بجے مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث میں ''محبت رسول'' پر مدلل' عالمانہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بعد نماز عصر مرکز اہلحدیث مبارک مسجد میں حالیہ انتخاب میں تحصیل کابینہ سے حلف برداری فرمائی اور شام 6 بجے انٹرنیشنل شیخ زاید ایئرپورٹ سے لاہور کے لیے روانہ ہوگئے۔ کارکنان اور تحصیل امیر مرزا افتخار بیگ' تحصیل ناظم صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری' حاجی عبدالشکور اور حاجی تنویر جٹ نے نیک تمناؤں اور دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔

منجانب: شعبہ نشر واشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان

اہل خیر توجہ فرمائیں!

الانصار ویلفیئر ٹرسٹ مظفر آباد کشمیری مہاجرین ومتاثرین زلزلہ کی امداد کا ایک فعال ادارہ ہے جس کے تحت کئی دعوتی اور تعلیمی پروگرام چل رہے ہیں۔ یہ ادارہ گزشتہ 22 سال سے کام کر رہا ہے۔ 18 اکتوبر 2005ء کے ہولناک زلزلے کے بعد ادارے نے بحالی کے عمل میں دیگر فلاحی اداروں کی طرح بھرپور حصہ لیا۔ سانحہ کے بعد ٹرسٹ نے راڈو امبور میں ''الانصار بستی'' قائم کی جہاں زلزلہ متاثرین کے تقریباً دوسو خاندان آباد کیے گئے اور ان کو زندگی کی تمام بنیادی سہولیات فراہم کی گئیں۔ اس بستی میں تعلیم الاسلام ماڈل مڈل سکول کے نام سے ایک معیاری تعلیمی ادارہ قائم کیا گیا جہاں طلباء اور طالبات زیر تعلیم ہیں۔ ..... اس وقت ٹرسٹ کے زیر انتظام 2 سکول اور 3 مدارس کام کر رہے ہیں جن میں مجموعی طور پر 251 طلبہ اور 186 طالبات زیر تعلیم ہیں۔ 26 افراد پر مشتمل سٹاف کام کر رہا ہے۔

ادارے کے زیر اہتمام بڈ شاہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کام کر رہا ہے جس کے تحت مظفر آباد میں قائم کشمیری مہاجر کیمپ راڑہ دومشی میں خواتین کو سلائی کی تربیت دی جارہی ہے۔ یہ سارے پراجیکٹ اہل خیر کے تعاون سے ہی چل رہے ہیں۔ رمضان المبارک میں زکوٰۃ' صدقات اور دیگر خیرات کے ذریعے ادارے کے ساتھ مالی تعاون فرمائیں تاکہ یہ تمام پراجیکٹس احسن انداز میں چلائے جاسکیں اور آپ کے لیے صدقہ جاریہ ثابت ہوں۔

ابوحمزہ کشمیری ناظم رابطہ پاکستان (0321-4447368) ..... عبدالشکور آزاد چیئرمین (0301-5151408)

اخبار الجماعۃ

جامعہ سلفیہ کی تقریب بخاری

میں بھی حاضر تھا وہاں

جامعہ سلفیہ ملک کی ایک قدیمی دینی درسگاہ ہے۔ ہندوستان کے بٹوارے کے بعد دین کی آبیاری کے لیے جن اولین جامعات کی بنیاد رکھی گئی' جامعہ سلفیہ کو ان سب میں ایک نمایاں نام اور منفرد مقام حاصل ہے۔ شروع دن ہی سے اس جامعہ کو قابل قدر اساتذہ اور دین و دنیا کے حسین امتزاج پر مشتمل جامع نصاب کی وجہ سے ایک خاص امتیاز حاصل رہا۔ ہر دور میں ملک بھر سے طلبہ یہاں اپنی علمی پیاس بجھانے دیوانہ وار آتے رہے اور یہاں سے فراغت کے بعد ملک اور بیرون ملک دین و دنیا کی اہم ترین ذمے داریاں نبھاتے رہے۔ یہاں کے فضلاء کے بڑی تعداد میں مدینہ یونیورسٹی میں داخلے ہوئے' جہاں سے پلٹ کر فاضلین نے ملک و بیرون فروغ کتاب وسنت کے لیے بے مثل خدمات انجام دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ دین کے اس گلستاں کو ہمیشہ شربار اور تروتازہ رکھے۔ جامعہ سلفیہ سے میرا تعلق کئی برسوں پر محیط ہے۔ یہیں سے میرے چھوٹی بھائی ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر مرحوم نے اپنی تعلیم مکمل کی۔ یہیں سے میرے تین بیٹوں قاری عبداللطیف ساجد' حافظ عبدالجلیل شاکر اور حافظ عبدالوکیل فہیم اور اس سال میرے پوتوں حافظ عبدالماجد اور حافظ عبدالعظیم جواد نے اپنی دینی تعلیم کی تکمیل کی ہے۔ اس سال جامعہ کی سالانہ تقریب بخاری میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ ناسازی طبع کی بنا پر اپنے دو بیٹوں عبدالحفیظ زاہد اور عبدالوحید عابد کے ہمراہ تقریب میں شرکت کی۔ جامعہ کا فراخ اور کشادہ علمی ماحول' طلبہ کے کھلے کھلے چہرے' اساتذہ کی طلبہ سے شفقت ومحبت اور دیدہ زیب نئی عمارات دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ جامعہ سلفیہ کے کوئی تیس سال سے زائد عرصہ سے پرنسپل جناب یٰسین ظفر صاحب نے خاکسار کی اپنی بساط سے بڑھ کر عزت افزائی فرمائی۔ یقیناً اس جامعہ کی تعمیر وترقی میں انتظامیہ واساتذہ کے ساتھ ساتھ اس گلستان کے باغبان جناب یٰسین ظفر صاحب کی خوش ذوقی اور حسن انتظام کا بھی بڑا دخل ہے۔ اللہ جمیع احباب کی کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔ تقریب بخاری کا انتظام وانصرام بھی ان کے حسن ترتیب کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ خصوصاً جب پرنسپل صاحب فارغ التحصیل ہونے والے طلباء سے مخاطب تھے تو آبدیدہ ہوکر کہنے لگے' اے اللہ! تو دیکھ لے اور گواہ ہو جا کہ جو امانت تو نے ہمیں سونپی تھی' ہم نے بساط بھر کوشش سے وہ دین اور معاشرے کی خدمت میں پیش کردی ہے۔ یہ کہتے ہوئے ان پر بھی رقت طاری ہوگئی اور حاضرین میں سے بھی کئی آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔ بہرکیف سبھی ذی قدر مقررین نے عمدہ گفتگو کی۔ بالخصوص محترم ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب کے صحیح بخاری کے آخری حدیث پر درس نے سماں باندھ دیا۔ تقریر کیا تھی گویا علم وعرفان کا دریا بہہ رہا تھا۔ سامعین اس خاموشی اور انہماک سے علمی موتی چن رہے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ بڑی نورانی اور برکتوں والی مجلس تھی۔ آخر میں ایک بار پھر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کتاب وسنت کے اس باغ کو اپنے باغبانوں اور نگہبانوں سمیت سلامت رکھے۔ ہر آئندہ لحظہ اسے مزید ترقی وکامرانی سے ہمکنار فرمائے۔ آمین!..... (حافظ عبدالستار۔ چک 7/8-A.R کرلی والا' میاں چنوں' ضلع خانیوال)

ماہانہ درس قرآن

دارالعلوم تقویۃ الاسلام مدرسہ غزنویہ شیش محل روڈ لاہور میں 13 جولائی 2015ء بروز پیر بعد نماز مغرب جناب مولانا ساجد محمدی درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ شرکاء کے لیے افطاری اور بعد درس قرآن کھانے کا معقول انتظام ہوگا۔

ستائیس رمضان المبارک بعد نماز تراویح ختم قرآن مجید کے حوالہ سے مولانا قاضی خالد محمود صاحب اور مولانا حافظ محمد کاشف شاہین صاحب کے خطابات ہوں گے۔

الداعی الی الخیر: سید جنید غزنوی مہتمم دارالعلوم

0313-4600183-042-37112045

افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک

5 جون 2015ء کا افتتاحی خطبہ جمعۃ المبارک مرکز توحید اہل حدیث برج ارائیاں روڈ گلوٹیاں موڑ تحصیل ڈسکہ میں شیر پنجاب مولانا منظور احمد صاحب نے ''عزت کون عطا کرتا ہے'' کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ عزت اور ذلت کا مالک اللہ ہے اور سب سے زیادہ عزت اللہ کی ہے۔ اس کے بعد پیارے رسول جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی اور پھر مومنین کی ہے۔ اس موقع پر سینکڑوں کی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ خطبہ جمعہ کے بعد شرکاء کی پرتکلف ضیافت کی گئی۔

منجانب: قاری محمد عرفان خطیب ومہتمم مرکز ہذا

اظہار تعزیت

مدیر اعلیٰ ہفت روزہ ''اہلحدیث'' جناب بشیر انصاری کے بھائی الحاج محمد دین سلفی کی وفات پر مندرجہ ذیل احباب نے ٹیلیفون پر اظہار تعزیت کیا ہے:

ڈاکٹر پروفیسر فضل الٰہی اسلام آباد	مولانا ارشاد الحق اثری فیصل آباد
مولانا عبدالحی انصاری فیصل آباد	مولانا محمد یوسف انور فیصل آباد
پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی لاہور	مولانا محمد رمضان یوسف سلفی فیصل آباد
مولانا عبدالعزیز راشد فیصل آباد	مولانا قاری محمد صدیق اظہری کسووال
انجینئر عبدالسلام لاہور	مولانا حسن محمد ساہیوال
ظفر صادق لاہور	صاحبزادہ مولانا برق التوحیدی
مولانا محمد یٰسین شاد ملتان	چوہدری بشیر احمد بشر نارووال
مولانا حسن سعید لاہور	مولانا محمد ارشد بیگم کوٹ لاہور
ڈاکٹر سجاد الٰہی اسلام آباد	عبدالرحمٰن عظیم مغل گوجرانوالہ
حاجی شفاء اللہ وسیم اوکاڑا	مولانا محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی
مولانا عطاء محمد جنجوعہ سرگودھا	

مولانا محمد اسحاق بھٹی' پروفیسر حکیم راحت نسیم سوہدروی اور مولانا سلیم چنیوٹی نے تعزیتی مکتوب بھیجے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ادارہ)

مرکز ابن حنبلؒ گوجرانوالہ میں طاق راتوں کے ایمان افروز پروگرام

21 ویں شب: مولانا محمد مشتاق چیمہ۔

23 ویں شب: میاں محمد سلیم شاہد۔

25 ویں شب: مولانا محمد ابرار ظہیر۔

27 ویں شب: مولانا الطاف الرحمٰن سندھو۔

29 ویں شب: قاری مصطفیٰ ظہیر ومولانا حجاج اللہ صمدانی

منجانب: صاحبزادہ ضمادالدین گل' ناظم نشرواشاعت مرکز ہذا

کابینہ اہل حدیث یوتھ فورس الفیصل ٹاؤن لاہور

سرپرست اعلیٰ:	الحاج اللہ دتہ
صدر:	حافظ مظہر الاسلام
نائب صدر:	محمد علی یوسف
جنرل سیکرٹری:	محمد طلحہ سیف اللہ خادم
ڈپٹی جنرل سیکرٹری:	محمد حمزہ احسان
رابطہ سیکرٹری:	محمد ابوبکر صدیق
سیکرٹری اطلاعات:	محمد اویس امان اللہ
نائب سیکرٹری اطلاعات:	محمد علی احسان
سیکرٹری نشرواشاعت:	محمد مبشر اصغر

منجانب: محمد طلحہ سیف اللہ' جنرل سیکرٹری AYF الفیصل ٹاؤن لاہور

مرکزی جمعیت تھانہ کنگن پور کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث تھانہ کنگن پور کا اجلاس مرکزی جامع مسجد اہل حدیث ارائیانوالہ میں مؤرخہ 18 جون 2015ء کو منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا عبدالمجید سلیم امیر تھانہ نے کی۔ اجلاس میں رمضان المبارک میں تبلیغی پروگرامز، خدمت خلق، مالیاتی امور اور ہفت روزہ اہل حدیث کے اجراء کے بارے میں معاملات طے کیے گئے۔ اجلاس میں مولانا محمد حامد عاصم ناظم تھانہ کنگن پور نے سابقہ کاروائی پیش کی اور کہا کہ امیر محترم علامہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اور محترم جناب ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی بھرپور کوششوں کے نتیجہ میں پیغام چینل کے قیام کو اپنے اور بیگانے سبھی تحسین پیش کرتے ہیں۔ شرکائے اجلاس میں حافظ محمد الیاس، میاں محمد اسماعیل نور، مولانا رحمت اللہ چوہدری محمد کاشف، مولانا محمد امجد رفیق، چوہدری محمد امین، مولانا عبدالحفیظ صابر، ماسٹر عبدالستار، عبدالغفار احسن، مولانا محمد عارف یزدانی و دیگر ذمہ داران شامل تھے۔ اجلاس کے آخر میں پروفیسر قاضی مقبول احمدؒ حافظ محمد ادریس ضیاء وہاڑی اور حضرت مولانا عبدالعزیز حنیف کی ہمشیرہ کی وفات پر اظہار تعزیت اور مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

منجانب: محمد حامد عاصم (ایم اے بی ایڈ) ناظم تھانہ کنگن پور

مرکزی جمعیت عارفوالہ کا اجلاس

14 جون کو مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل عارفوالہ کے احباب کا اجلاس جامع مسجد مکی اہلحدیث اوڈانوالی محلہ ضیاء نگر میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت حافظ محمد زکریا یزدانی نے کی، جب کہ مہمان خصوصی قاری محمد یحییٰ تھے۔ تلاوت کلام مجید قاری محمد بلال شہزاد نے فرمائی۔ اس کے بعد مولانا ساجد الرحمٰن ایم اے صاحب نے تربیتی نشست اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر خطاب کیا، تحصیل بھر میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام مساجد میں تبلیغی پروگرام رکھے گئے۔ اجلاس میں یہ بھی طے ہوا کہ مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور کے ساتھ مضبوط رابطہ رکھا جائے اور ہفت روزہ اہلحدیث کو ہر گھر میں پہنچایا جائے۔ راقم الحروف کو یہ ذمہ داری دی گئی کہ تحصیل بھر میں ہفت روزہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت کو یقینی بنایا جائے۔ اجلاس کے آخر میں ہفت روزہ اہلحدیث کے مدیر محترم بشیر احمد انصاری کے بڑے بھائی، مولانا حافظ محمد ادریس ضیاء اور مولانا حافظ عبدالغفار حسن آف لیہ کے لیے مغفرت کی دعا کی گئی۔ اجلاس کی حاضری بھرپور تھی اور اختتام پر راقم الحروف نے شرکاء کی ضیافت کی۔

منجانب: حافظ محمد زکریا یزدانی، عارفوالہ

حافظ عبدالباسط شیخوپوری کی سعودی عرب سے مراجعت

ماہِ جون میں حافظ عبدالباسط شیخوپوری ناظم تبلیغ مرکزیہ سعودی عرب کے دورہ پر گئے جہاں پر انہوں نے سعادت عمرہ کے علاوہ جماعتی پروگراموں خصوصاً پیغام ٹی وی کی تقریب میں شرکت کی۔ یکم جولائی 2015ء کو حافظ صاحب واپس تشریف لے آئے ہیں۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔

نوٹ: دورہ کے دوران جماعتی پروگراموں میں شرکت نہ کرنے کی معذرت۔

منجانب: محمد عمران مجاہد۔ فیروز وٹواں

پیغام حق کانفرنس مال چک ۶۷ فیصل آباد

بتاریخ 10 جولائی 22 رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک بعد نماز تراویح مولانا حبیب الرحمٰن مدنپوری آف فیصل آباد اور جناب منیر احمد یزدانی خطیب مسجد اہل حدیث چنیوٹ خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

منجانب: ابومرشد قاری عبدالستار قاسم خطیب مسجد ہذا

تحفظ حرمین کانفرنس

18 مئی کو گوٹھ فل کاکا میں مرکزی جمعیت ضلع مٹیاری کے زیر اہتمام عظیم الشان تحفظ حرمین کانفرنس منعقد ہوئی۔ حافظ مجیب کاکا اور حافظ احمد خان نے تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی۔ مولانا عزیر کاکا امیر ضلع مٹیاری حافظ عبدالعزیز کاکا اور قاری ابراہیم خلیل نے خطابات کیے اور تحفظ حرمین شریفین کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ زبیر احمد کاکا نے انجام دیے۔

الرسل: حافظ صلاح الدین کاکا، ناظم اطلاعات ضلع مٹیاری

ضرورت خادم

جامع مسجد طیبہ اہل حدیث الحدید مارکیٹ لاہور کے لیے متشرع اور محنتی خادم کی ضرورت ہے۔ مشاہرہ حسب لیاقت دیا جائے گا۔

رابطہ: قاری عمران یوسف 0300-4701581

خطبہ جمعۃ المبارک

جامع مسجد اہلحدیث چک 112 علی آباد تحصیل سانگلہ ہل میں 26 جون کا خطبہ جمعۃ المبارک حضرت مولانا قاری شفیق الرحمٰن سلفی نے رمضان المبارک کے فضائل ومسائل پر ارشاد فرمایا۔ دریں اثناء انہوں نے برما کے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی اور ان پر ڈھائے جانے والے مظالم پر عالم اسلام کی بے حسی پر افسوس کا اظہار کیا۔

منجانب: چوہدری عبدالغفور واہلہ چک ہذا

وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

انتقال پرملال

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے رہنما مولانا محمد شریف گجر کے والد محترم محمد فضل گجر انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ کے بعد ان کے آبائی گاؤں علی پور شاہ جیونہ کے قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ مولانا محمد طیب معاذ (فیصل آباد) نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں حافظ عبدالعلیم یزدانی، مولانا بہادر علی سیف، مولانا برق التوحیدی، حافظ محمد اسلم جٹ، محمد ایوب سجاد، ملک محمد اسلم آزاد، مولانا نیاز الٰہی گورسی، میاں محمد افضل، محمد سرفراز حسن، مولانا محمد افضل عتیق، سابق ایم پی اے اظہر ندیم گجر سمیت دیگر شخصیات نے شرکت کی۔

دعا گو: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر واشاعت تحصیل گوجرہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی کوٹ رادھا کشن کے ناظم مالیات چوہدری ایوب کمبوہ کے والد محترم اور چوہدری محمد حنیف کمبوہ سرپرست سٹی کے بڑے بھائی قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مفت پورہ جنازگاہ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں ضلعی ناظم حافظ حسن محمود کمیر پوری، سٹی امیر میاں خالد سیف اللہ

اپیل

کائنات میں بہترین جگہ مسجد ہے۔ جامع مسجد طٰہٰ اہلحدیث وسن پورہ نوشہرہ سانسی روڈ گوجرانوالہ زیر تعمیر ہے۔ تقریباً چار لاکھ روپے کی اشد ضرورت ہے۔ مخیّر حضرات سے تعاون کی اپیل ہے۔

رابطہ: حافظ محمد یونس کلیم، بانی ومہتمم مسجد ہذا 0320-6470536

سٹی ناظم حافظ محمد زکریا عاصم' مولانا محمد یوسف ربانی امیر تحصیل' مولانا عبدالباقی پتوکی کے علاوہ دیگر سماجی اور مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے اور بشری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین!

دعا گو: حافظ محمد زکریا عاصم' ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

گذشتہ دنوں جماعت کے سرگرم کارکن جناب عبدالوحید کے جواں سال صاحبزادے محمد عمر سعودی عرب میں ٹریفک حادثے میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم انتہائی متدین اور محنتی نوجوان تھے۔ اس کی نماز جنازہ کوٹلی لوہاراں مغربی میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں احباب جماعت اور اہل علاقہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگذر فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع' نمائندہ خصوصی ہفت روزہ اہل حدیث ضلع سیالکوٹ

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

گولڈن

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت

پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کو الیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

ہر شہر، ہر ضلع سے ڈسٹری بیوٹر درکار ہیں

ہماری پروڈکٹ ''ایزی پیپر سوپ'' جو فی زمانہ گھر سے باہر سفر میں' آفس میں' مسجد میں' سکول و کالج میں ہر ایک کی شدید ضرورت بن چکا ہے۔ کی مارکیٹنگ کے لیے ہر شہر سے ڈسٹری بیوٹر رابطہ کریں۔ دس ہزار روپے سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کریں اور ماہانہ ہزاروں روپے کمائیں۔ محنتی' ایماندار' کاروباری حضرات رابطہ کریں۔

مینجنگ ڈائریکٹر... قاری حافظ ظفر اقبال

0335/0300-5150317

جوھر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''جوھر نایاب'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

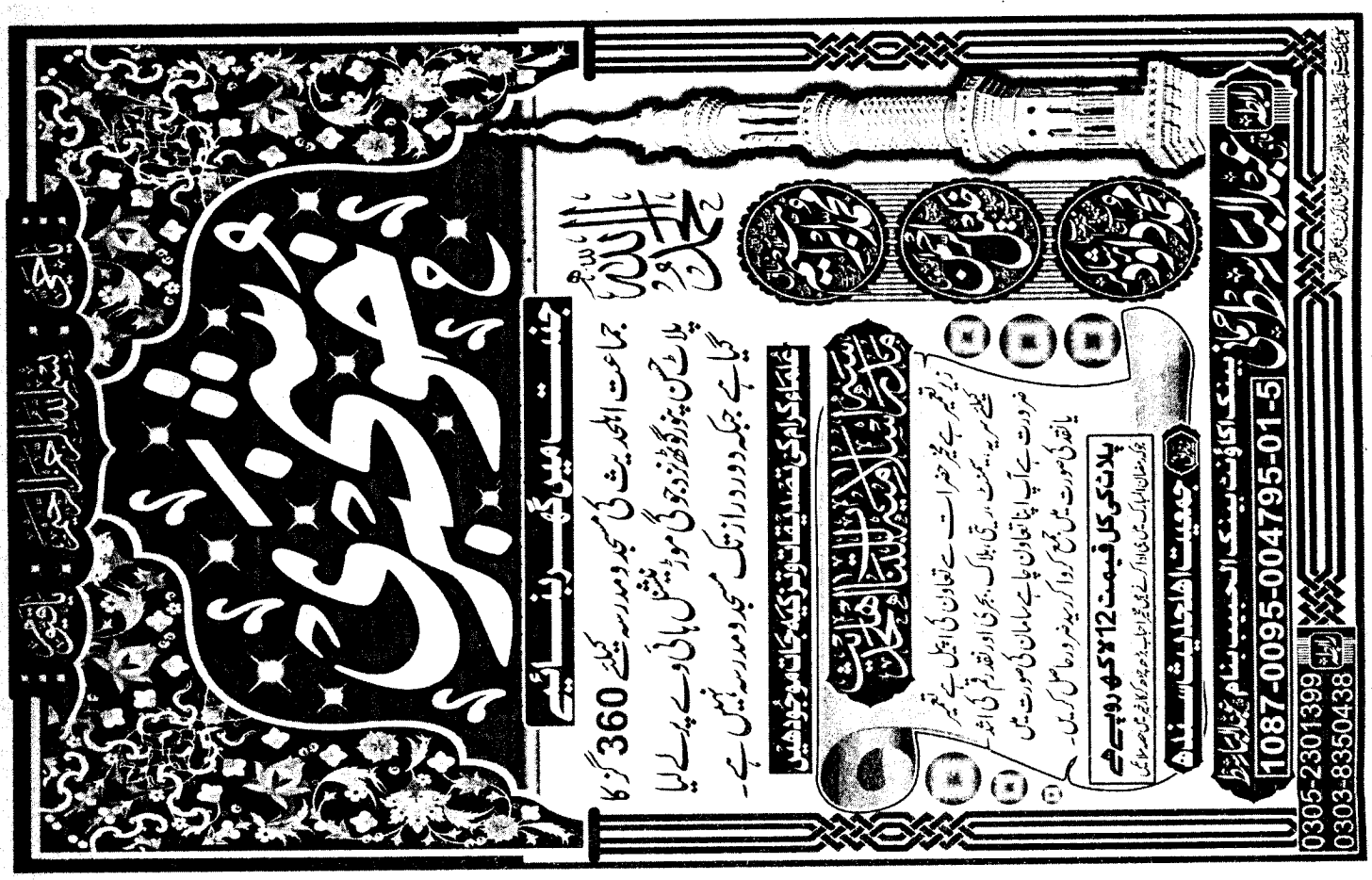
جنت میں گھر بنائیے
جماعت اہلحدیث کی مسجد و مدرسہ کیلئے 360 گز کا پلاٹ حسن پوزوگھڑ دی موڑ شیخوپورہ میں پلاٹ کی کل قیمت 12 لاکھ روپے ہے
ضرورت ہے آپ اپنا تعاون چاہے سامان کی صورت میں ہو یا نقد کی صورت میں جمع کروا کر ثواد دارین حاصل کریں۔
زکوٰۃ عشر خیرات کے تعاون کی اپیل ہے تعمیر کیلئے سریا سیمنٹ ریتی بلاک بجری اور نقد رقم کی اشد
جمعیت اہلحدیث سندھ
0305-2301399
0303-8350438
1087-0095-004795-01-5

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت غلط علاج معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذائی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید بھی کی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تزابیت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار مکی و غیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں اور دو ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدانخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفائے کاملہ و عاجلہ ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

صداع	بند نزلہ	مرگی	کڑل پڑنا	پلوریسی	دل میں سوراخ	دائمی قبض	فالج
عصابہ	نکسیر	قولنج	کیرا	بلڈ پریشر	دل کا وال بند ہونا	اپینڈکس	جنون
شقیقہ	مونہہ سے بدبو	رعشہ	عظم خدد ورقیہ	کولسٹرول	بھوک بند ہونا	بھگندر	اعصابی کمزوری
سبات	رال بہنا	مالی خولیا	دمہ	انجائنا	بھوک کی زیادتی	گیس	تخدیر الاعضاء
بے خوابی	لکنت	ٹیٹنس	تپ دق	دل کا دورہ	السر	یوریا	ایزوپر میا
خواب میں ڈرنا	نسیان	دل ڈوبنا	ٹی بی	تھیلاسیمیا	اماس	کریٹی نن	سدا جوانی

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر
70010101053034
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
03457545119 9
شناختی کارڈ نمبر
35103-1466875-3

رابطہ نمبر دبئی
00971507346751
رابطہ نمبر سعودی عرب
00966592793211

0345-7545119
0313-7545119

Email:hakeemkarimbhti@hotmail.com حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور

سخاوت کے مہینے میں سخاوت کیجیے

سلف صالحین کے طریق کار کا علمبردار

جامعہ اہل حدیث لاہور

تعارف: جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور الحمدللہ اپنے تعلیمی معیار اور قابل اساتذہ کے لحاظ سے انفرادی حیثیت کا حامل ہے۔ جس میں 28 قابل اور محنتی اساتذہ کرام تعلیمی فرائض سرانجام دینے پر مامور ہیں۔

قائم کردہ: حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑی، خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑی، رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی (تاسیس اول: 1914ء شہر روپڑ ضلع انبالہ۔ تجدید تاسیس: 1947ء لاہور)

شعبہ جات: جامعہ ہذا دس شعبوں پر مشتمل ہے۔ (1) تحفیظ القرآن الکریم (2) شعبہ تجوید قراءت (3) درس نظامی (4) وفاق المدارس السلفیہ (5) دارالافتاء (6) تصنیف وتالیف (7) فن مناظرہ (8) دعوت وارشاد (9) کمپیوٹر لیب (10) طب اور اس کے ساتھ ساتھ ایف اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست۔

سعودی جامعات میں داخلے کے مواقع: جامعہ اہل حدیث کے طلبہ کے لیے سعودی جامعات میں حصول تعلیم کے مواقع۔

وظائف: ہر ماہ طلبہ کے لیے معقول وظائف۔

سالانہ اخراجات: جامعہ کا سالانہ خرچہ جس میں طلبہ کے قیام وطعام، ادویات، صابن، اساتذہ کرام وملازمین کی تنخواہوں سمیت ایک کروڑ چودہ لاکھ سے تجاوز کر چکا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔

تعمیری منصوبہ: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور آپ احباب کے تعاون سے بیسمنٹ گراؤنڈ فلور اور فرسٹ فلور پر تدریسی ورہائشی بلاک، کچن اور ڈائننگ ہال مکمل ہو چکے ہیں۔ جبکہ مزید ایک فلور کی تعمیر شروع ہے۔ فلور کی اشد ضرورت ہے جس کا تخمینہ تقریباً 65 لاکھ روپے ہے۔

اپیل: یہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے جاری ہیں۔ اس لیے مخیر حضرات بڑھ چڑھ کر تعاون کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 0286-0107066-7
یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ برانڈرتھ روڈ لاہور، پاکستان

منجانب
حافظ عبدالغفار روپڑی (ناظم اعلیٰ جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور)
042-37656730
0300-9476230

کلیہ دارالقرآن والحدیث جناح کالونی (رجسٹرڈ) فیصل آباد

اعلان داخلہ

۱۰ شوال سے آخر شوال تک

☆ اکابر اسلاف کا دامن علم پر دار ☆ علوم اسلامیہ کا عظیم و قدیم ادارہ

☆ پون صدی سے زائد کتاب و سنت کی خدمت میں پیش پیش

☆ کلیہ کے فیض یافتگان اندرون و بیرون ملک خدمت دین کی ترویج میں کوشاں

کلیہ دارالقرآن والحدیث کا اعزاز

امسال

حافظ محمد شاہد خدا بخش، حافظ محمد رضوان بشیر

حافظ قاری عبدالرشید، حبیب الرحمن سلیم

کا مدینہ یونیورسٹی (سعودیہ) میں داخلہ ہو چکا ہے وللہ الحمد

جامعہ اسلامیہ (سعودیہ) میں زیر تعلیم دارالقرآن کے متعدد طلبہ میں سے 2 طلبہ

عبدالرؤف غوری، علی عرفان کا داخلہ ایم فل M. Fill

میں ہو چکا ہے جو کہ کلیہ ہذا کا عظیم الشان اعزاز ہے۔ مزید برآں علی عرفان

نے کلیہ الشریعہ میں تمام پاکستانی طلبہ سے اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔

شعبہ جات

شرائط داخلہ

درس نظامی
1۔ مڈل پاس
2۔ پرائمری مع حفظ القرآن

شعبہ حفظ
ناظرہ مع پرائمری

شعبہ تجوید
حافظ قرآن مع پرائمری

حفظ مع التجوید

کمپیوٹر کی تعلیم

نشاطات شعبۃ الثقافیہ

حفظ مع التجوید کے ساتھ ساتھ منتخب سورتوں کا ترجمہ مع عقیدہ کی تعلیم اور مسنون نماز اور دعائیں

☆ مدینہ یونیورسٹی، جامعہ ام القریٰ مکۃ المکرمہ، جامعہ ملک سعود الاسلامیہ ریاض سے الحاق ☆ آخری چار کلاسز میں مقالہ جات کا اہتمام

☆ مسابقات ☆ تقریری و تحریری سرگرمیاں ☆ صاف ستھرا ماحول ☆ تعلیمی نظم و ضبط ☆ اسلامی اخلاق و آداب ☆ علمی مباحثے

☆ کھانے کا بہترین معیار ☆ عربی بول چال کیلئے سازگار ماحول ☆ خوراک بہترین رہائش اور میڈیکل کی سہولیات بلامعاوضہ ہیں

☆ تجربہ کار فاضلین جامعہ اسلامیہ (سعودیہ) کی زیر نگرانی

0300-6600069
041-2645631
041-2649561

اشاعت دین کا عظیم مرکز

ادارہ تبلیغ اسلام

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) جام پور

ادارہ تبلیغ اسلام

ادارہ ہذا ایک عرصہ سے دین حقہ کی نشر واشاعت میں کوشاں ہے' یہ واحد ادارہ ہے جس کی طرف سے فرقہ واریت سے بالاتر ہوکر قرآن وحدیث کی روشنی میں اصلاحی وتبلیغی لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ دین حقہ کی اشاعت کا یہ سب کام مخیر احباب کے رضا کارانہ تعاون سے انجام دیا جارہا ہے۔ اسلامی لٹریچر کی اشاعت ومفت تقسیم صدقۂ جاریہ ہے۔

جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ)

ادارہ ہذا کے تحت علاقہ کی معروف دینی درسگاہ جامعہ محمدیہ (رجسٹرڈ) قائم ہے جس میں یتیم' غریب اور نادار بچے قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ زیر تعلیم تمام طلباء کے اقامتی وتعلیمی اخراجات جامعہ کی طرف سے برداشت کیے جاتے ہیں۔ طلباء کو لباس' بستر' علاج ودیگر تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

شعبۂ خدمت خلق

شعبۂ خدمت خلق کی طرف سے غریب افراد کی مختلف امور میں مالی اعانت کی جاتی ہے۔

قرآن مجید وکتب احادیث فنڈ

ادارہ ہذا کے تحت اس فنڈ میں آمدہ تعاون سے قرآن مجید مع تفسیر احسن البیان' قرآن مجید مترجم' کتب احادیث' بلوغ المرام' صحاح ستہ ودیگر اہم کتب احادیث غریب اور خواہشمند اہل علم کو مفت فراہم کرنے کا پروگرام ہے۔ یہ بہت بڑا صدقۂ جاریہ ہے۔ اس مد میں مخیر حضرات اپنی اور اپنے مرحوم پیاروں کی طرف سے زکوٰۃ' عشر' عطیات مد سے تعاون فرماسکتے ہیں۔

اپیل تعاون

تمام مخیر احباب سے پرزور اپیل ہے کہ رمضان المبارک میں خصوصی طور پر زکوٰۃ' صدقات' عطیات' عشر وغیرہ مد سے تعاون ارسال فرمائیں۔ جس قدر آپ کا تعاون ہمیں حاصل ہوگا اسی قدر ہم دین حقہ کی ترویج واشاعت کرسکیں گے۔

تعاون بذریعہ بنک

- حبیب بنک جام پور آن لائن نمبر 11070005202201
- مسلم کمرشل بنک جام پور آن لائن نمبر 0114202010000993

نائب محمد یٰسین راہی

بذریعہ منی آرڈر محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور' پنجاب' پاکستان

بسمہ تعالیٰ

مرکزی جمعیت اہل حدیث، اہل حدیث یوتھ فورس، اہل حدیث سٹوڈنٹس فیڈریشن تحصیل رحیم یار کے زیر اہتمام

مرکز منہاج الاسلام اہلحدیث المعروف ثناء اللہ قصوری والا مرکز

شہر کے وسط میں غریب کالونی
مظہر روڈ نزد وارث پل

رحیم یار خان

رمضان المبارک میں مغفرتوں بھرے خطبات جمعۃ المبارک

تبلیغی صلاحی

ایمان افروز

فقید المثال

عظیم الشان

ان شاء اللہ

رمضان المبارک کا پہلا خطبہ جمعہ بندے کے وفادار دو ساتھی	رمضان المبارک کا دوسرا خطبہ جمعہ تذکرہ ایک بادشاہ، سفیر اور عظیم گھر کا	رمضان المبارک کا تیسرا خطبہ جمعہ اللہ سے دوستی مگر کیسے؟	رمضان المبارک کا چوتھا خطبہ جمعہ تذکرہ دو انمول موتیوں کا	رمضان المبارک کا پانچواں خطبہ جمعہ دو باکمال ساتھی

خواتین کیلئے پردے کا انتظام ہوگا

اہل اسلام کی ہر پہلی سے شرکت

حضرت مولانا خطیب اسلام حافظ

جناب محترم ابو طلحہ واعظ خوش الحان شاہد صاحب

ثنائیہ

قصوری

قاری

نائب ناظم تعلیمات مرکزیہ پنجاب

خطیب و بانی مرکز ہذا ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل رحیم یار خان حفظہ اللہ

نوٹ: مرکز ہذا میں روزانہ نماز تراویح میں پڑھے گئے قرآن کا خلاصہ بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ۔
خواتین اور مرد حضرات کیلئے الگ الگ اعتکاف کا خصوصی اہتمام ہوگا۔
سحری و افطاری بذمہ مرکز ہوگی۔
27 ویں رات ختم قرآن کے موقع پر فضائل قرآن اجتماع ہوگا۔ ان شاء اللہ۔
تفصیلی اشتہار کا انتظار فرمائیں

الداعی الی القرآن والسنہ: طلباء ترجمۃ القرآن والحدیث کلاس مرکز ہذا

من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا

کون ہے جو (صدقات وخیرات کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کو قرضہ حسنہ دے۔ (جو اچھے اور عمدہ صلہ کے ساتھ اسے واپس ملے گا)

خصوصی اپیل

مخیّر حضرات کی خدمت میں

اسلامی معاشرہ کے قیام
کتاب وسنت کی نشرواشاعت
اور
اسلامی تہذیب وثقافت
کے احیاء کیلئے

طلبہ جامعہ سلفیہ

کے معاون بن کر اپنے اسلاف کے لازوال ورثہ
کی آبیاری کیلئے بھرپور تعاون کیجئے

آپ کی زکاۃ وصدقات کا بہترین مصرف
جامعہ سلفیہ فیصل آباد پاکستان

آیئے! سنت تعاون بڑھائیں
آپ کی چند ظریفی کی
ایک طالب علم پر ماہانہ اخراجات
3400/- روپے صرف

براہ راست زر تعاون
اکاؤنٹ نمبر 0209-00366572-03
حبیب بینک لمیٹڈ گول کلاتھ برانچ فیصل آباد

برائے رابطہ:
محمد یٰسین ظفر 0300-6600874 / 0300-9653243 محمد یونس
فون: 041-8780274, 8780374
فیکس 041-8782375

سرپرست اعلیٰ علامہ پروفیسر ساجد میر صدر حاجی بشیر احمد جامعہ سلفیہ فیصل آباد

کتاب وسنت کی اعلیٰ تعلیم کا علمبردار — سلف صالحین کی لازوال یادگار

منفرد و مثالی تعلیمی ادارہ

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں

ان شاء اللہ

2015

داخلہ 1 اگست سے آغاز ہوگا

چند خصوصیات

- ماہرین تعلیم کی زیر نگرانی اعلیٰ تعلیم وتربیت
- قابل ترین اساتذہ
- مفت رہائش، کھانا، علاج معالجہ
- مثالی انتظامات
- تحقیق وتصنیف کے شاندار مواقع
- کمپیوٹر لیب سے کورسز کے ساتھ ساتھ ڈپلومہ کمپیوٹر کورس
- صاف ستھرا ماحول، خوبصورت پارک
- تعصب اور فرقہ واریت سے پاک تعلیمی ماحول
- نصابی کتب کی فراہمی
- کشادہ کمرے
- ہم نصابی سرگرمیوں میں شمولیت کے بہترین مواقع
- عصری علوم کی تدریس کا شاندار انتظام

مدینہ یونیورسٹی، ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ، امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی ریاض، کنگ یونیورسٹی ریاض میں داخلہ کے سنہری مواقع

سرپرست اعلیٰ علامہ پروفیسر ساجد میر — صدر جامعہ سلفیہ حاجی بشیر احمد

041-8780274
041-8780374

جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ

بانی: مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف رحمہ اللہ

تاسیس 1957ء

داخلہ کا آغاز 10 شوال سے

★ پرائمری پاس بچوں کے لئے 3 سال میں مڈل اور حفظِ قرآن مجید

★ مڈل پاس بچوں کو 7 سال میں ایم اے پاس عالم دین بنائیں

★ جامعہ تعلیمات اسلامیہ کے امتیازات ★

☆ دینی وعصری علوم ایک ساتھ ☆ کمپیوٹر، آڈیو اور ویڈیو کے ذریعے تعلیم ☆ قرآن وسنت کی راہنمائی میں شخصیت سازی

☆ عربی کی زندہ زبان کی حیثیت سے تدریس ☆ ہم نصابی سرگرمیاں ☆ تعلیمی وتربیتی پروگرام ☆ تقریری وتحریری مقابلے

حیثیت سند

گورنمنٹ (HEC) سے منظور شدہ ایم اے کے مساوی ڈگری

مدینہ یونیورسٹی، جامعہ ام القریٰ مکۃ المکرمۃ اور جامعہ سعود ریاض میں داخلہ کے مواقع

نوٹ سلفی دینی مدارس کے ساتھ الحاق کا سلسلہ جاری ہے۔

اہلیت برائے داخلہ

☆ شعبہ تحفیظ القرآن: پرائمری پاس ☆ شعبہ کتب: مڈل پاس

فری

تمام وطعام مفت

شرائط داخلہ

☆ بچے کا سکول سرٹیفکیٹ اور ڈومیسائل سرٹیفکیٹ

☆ بچے کے ساتھ سرپرست کی مع اصل شناختی کارڈ تشریف آوری

رابطہ کے لیے

جامعہ سٹریٹ (بالمقابل ستارہ ٹیکسٹائل) سرگودہا روڈ فیصل آباد

فون: 041-8847 910-11 مدیر: 0321-9667350

کلیۃ السیدۃ فاطمۃ الزہراء للبنات وجامع مسجد اہل حدیث

بھریا روڈ ضلع نوشہرو فیروز سندھ

کیلئے دو کنال پلاٹ کا سودا مبلغ -/2,400,000 (چوبیس لاکھ روپے) میں کیا گیا ہے۔ جس میں سے مبلغ -/200,000 (دو لاکھ روپے) بطور بیعانہ ادا کر دیئے گئے ہیں۔ بقایا مبلغ -/2,200,000 (بائیس لاکھ روپے) ادا کرنے ہیں۔

نیکیوں کے موسمِ بہار رمضان المبارک میں دل کھول کر تعاون کریں اور جنت کے مستحق بنیں۔

اکاؤنٹ میزان بینک
1781-0100313455

ایم سی بی بینک
0839-1001137

منجانب

عبدالرحمن ثاقب

خطیب مرکزی جامع مسجد اہل حدیث سکھر 0310-0066686
ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان صوبہ سندھ 0301-3683405

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith
042-37720257
Paigham T.V:
042-37722876

زیر سرپرستی حضرۃ مولانا شیخ الحدیث عبدالرشید مجاہد آبادی

رئیس الجامعہ

جامعہ الدراسات الاسلامیہ

(مرکز الہدیٰ)

نئے تعلیمی سال کا داخلہ 10 شوال سے آخر شوال تک جاری رہے گا۔

خصوصیات

- قابل، محنتی، تجربہ کار اساتذہ کی خدمات
- تعلیم کے ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ
- اشراق وتہجد کی نماز کا باقاعدہ اہتمام
- ہر طالب علم کو ماہانہ وظیفہ
- وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق
- کمپیوٹر کورسز کے لیے لیب کا انتظام
- دینی وعصری علوم کی کتب کی مفت فراہمی
- قیام وطعام علاج ومعالجہ بذمہ جامعہ
- عالیشان عمارت اور تعلیمی ماحول
- ہر بچے کی عبارت پر خصوصی توجہ
- حفظ حدیث کا اہتمام
- دینی ودنیاوی کتب کی لائبریری
- فن تقریر میں مہارت کے لیے مشق
- برلب نہر خوبصورت محل وقوع

شعبہ جات

- درس نظامی
- تحفیظ القرآن
- علوم عصریہ
- کمپیوٹر کورسز
- فتاویٰ جات
- بیت المال
- رمضان میں دورہ جات

حافظ عبدالرؤف
ناظم جامعہ الدراسات الاسلامیہ
کینال بنک عزیز پلی ہربنس پورہ لاہور
0300-9491221
0300-4639354